رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

انہ اوی القریۃ

مسیح موعود کی صلحکاری اور امان کا لواء

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جنہوں نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہے ہماری طرف سے امان اور

الحکم

چو کرم باز گرانی چارہ قادیان بنی | دوا ہی شفا بنی غرض دار الامان بنی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد (۸) | دار الامان قادیان مورخہ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۰۴ع | نمبر (۴۰)

ملفوظات میں سے کچھ

تین عیسائیوں کی ملاقات

آج تین عیسائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ ایک نوجوان تھے۔ جو کہ ایک صاحب کے بیٹے تھے اور باقی میں سے ایک صاحب ڈاکٹر صاحب تھے۔ جو کہ ضعیف العمر تھے۔ اور ایک قاضی صاحب پشاوری جوان مرد تھے ایک صاحب ان میں سے وہ تھے۔ جنہوں نے تحقیق مذاہب کی بنا پر نیاز مندانہ طور پر حضرت اقدس سے کسی زمانہ میں خط و کتابت کی تھی جس کی وجہ سے کمال شوق حضور علیہ السلام کی زیارت کا تھا۔

خانقاہوں میں سے ایک مشہور خانقاہ ہے جہاں اکثر لوگ مشرکانہ عقائد کی بنا پر زیارت وغیرہ کیلئے جاتے ہیں۔ وہاں کی نسبت ایک عیسائی صاحب نے ذکر کیا۔ کہ جالندھر کے ضلع میں بھی [illegible] لوگ وہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کہ ایک سفید کبوتر کی ٹانگیں کمر و ر کر کے قبر پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ صاحب مزار کی روح اس میں حلول کر آئی ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ کبوتر چھپا نہیں [illegible] اس کے بعد حضرت اقدس اور عیسائی صاحبوں میں ذیل کی گفتگو ہوئی جس میں اکثر روئے سخن ڈاکٹر صاحب کی طرف ہی تھا۔

حضرت اقدس۔ اور آپ کا آنا کس تقریب پر ہوا

ڈاکٹر صاحب۔ صرف زیارت کی غرض سے کیونکہ ایک عرصہ سے شوق تھا۔

حضرت اقدس۔ مگر تا ہم ایسی کونسی تقریب ہوئی کہ آپ ادھر آگئے

ڈاکٹر صاحب۔ میں نے رخصت لی تھی اور بال بچوں کو لیکر آیا تھا۔ وہ لاہور میں ہیں۔ اور خود ادھر آیا ہوں بڑا باعث رخصت کا آپکی ملاقات ہی تھی۔

حضرت اقدس۔ اب رخصت کے کتنے دن باقی ہیں

مفتی صاحب۔ (حساب کر کے) ۱۷ دن باقی ہیں

حضرت اقدس۔ تو اب آپ کو یہ ایام یہاں ہمارے پاس ہی گذارنے چاہئیں۔

حکیم نور الدین صاحب۔ یہ تو آج ہی رخصت ہوتے تھے۔ مگر رات کو میں نے رکھ لیا ہے۔

حضرت اقدس۔ جب [illegible] ہمارے لئے لی تو رخصت کے ایام ہمارے پاس گذارنے چاہئیں۔

عیسائی قاضی صاحب۔ اتنی فرصت نہیں زیارت مقصود تھی سو ہو گئی۔

حضرت اقدس۔ (ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کر کے) اب پھر کیا صلاح ہے۔ کتنے دن رہو گے۔

عیسائی قاضی صاحب نے پھر چلے جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

حضرت اقدس۔ یہ مہمانداری کے ادب کے خلاف اور آپ کے ارادے کے بھی بر خلاف ہے۔ کہ اسقدر جلدی کیا جاوے۔ میرا ارادہ جمعرات کو بٹالہ جانے کا ہے تب اکٹھے ہی چلیں گے۔

اس اثنا میں نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ انکی خوابگاہ اور بستر اور خوراک وغیرہ کا اہتمام بہت عمدہ طور سے کر دیا جاوے۔ کہ کوئی تکلیف نہ ہو اور ہر سہ صاحبان تشریف لے گئے۔ دوسرے دن احمدی عمارات اور کارخانوں کو دیکھ کر رخصت ہو گئے

۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ع

ایک شخص بیمار کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ انسان حالت تندرستی میں صحت کی قدر نہیں کرتا کہ ان ایام میں اپنے تعلقات اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرے تا کہ وہ ہر گھڑی اس کا مددگار و ناصر ہو اور جب بیمار ہوتا ہے۔ تو پھر دوبارہ صحت اس لئے طلب کرتا ہے۔ کہ اپنی دنیا کے امور میں مبتلا ہو (اگر اس کا ارادہ خدمت دین ہو۔ تو اس کا صحت کا طلب کرنا گویا منشائے الٰہی کے مطابق ہو گا)

اسی بیمار کی نسبت ذکر ہوا۔ کہ اس نے کئی سو روپیہ لوگوں سے لینا ہے مگر صرف چند روپیوں کے کاغذات میں باقی تمام زبانی لین دین ہے اور اسکی دو لڑکیاں ہیں بعض احباب نے تجویز کیا۔ کہ جو کچھ رقوم لوگوں کے ذمہ ہیں اور وہ تحریر میں نہیں آئیں۔ تو چاہئے کہ اب دو آدمی گواہ مقرر کر کے اس کی زندگی میں وہ رقمیں ان مقروضوں کی منوالی جاویں اور تحریر کرا لیجاویں حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اسکی ضرور کوشش کرنی چاہئیے۔ یہ بڑے ثواب کی بات ہے ممکن ہے کہ اگر وہ مر جاوے تو بیچاری لڑکیوں کو ہی کچھ فائدہ پہونچ جاوے۔

یہ میں نے اس لئے لکھا ہے۔ کہ اس قسم کی اعتدالی کو اپنے نازک موقعوں پر مد نظر رکھا جاوے۔ اور سہل انگاری سے ان معاملات کو ترک نکیا جاوے۔ ایڈیٹر

اہل اسلام کی وحدت اور اخوت پر ذکر ہوا کہ عیسائیوں نے بھی اس خوبی کو تسلیم کیا ہے۔ کہ مسلمان لوگ جب مسجد میں داخل ہو جاویں۔ تو انہیں بادشاہ اور فقیر غریب کی کوئی تمیز نہیں رہتی [illegible] کسی قسم کا امتیاز کرے۔ حالانکہ عیسائیوں کے گرجے اس سے محروم ہیں۔ خاص انگریزوں کے گرجوں میں عام عیسائی لوگ داخل نہیں ہو سکتے [illegible] درجہ بدرجہ چوکیاں لگی ہوتی ہیں۔ اور روس کیتھلک تو نشست گاہوں پر نام لکھا [illegible] ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہمارا [illegible] مسجد میں یہ ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ سب کو یکساں نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مولانا حکیم نور الدین صاحب نے عرض کی کہ ہماری مسجد میں تو خود امام تلاوت بھی مقتدی بنکر نماز پڑھتا ہے (اس میں [illegible]) کی اسقدر شان ہے۔ کہ مسیح بھی اس کا مقتدی ہے اور اس امت کے صالم لوگ اس کے امام ہیں۔

قادیان کے مہمانخانہ کے متعلق ضروری نوٹ

مہمان کی تواضع کے متعلق [illegible] کہ لنگرخانہ کے [illegible] دیکھا [illegible]

اعتبار ہو کہ وہ کہ ایسے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے سیلے کرنے وغیرہ دیکھکر اس کی تو اضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں۔ تو یہ ہمارا حق ہے۔ کہ انکی ہر ایک ضرورت کو مد نظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں۔ اس لئے معذور ہوں مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کیلئے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو۔ تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے۔ اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔ بیان کیا گیا کہ حضور بعض لوگ جو مسافر خانہ میں نو وارد لوگوں سے مذہبی مناظرے شروع کر دیتے ہیں اور اسمیں وہ اپنے خیال اور رائے کے موافق کلام کرتے ہیں جو کہ بعض اوقات بے محل اور حضور کے منشاء کے خلاف بھی ہوتی ہے اور نو وارد متلاشی آدمی اس سے اندازہ لگاتا ہے کہ یہاں سے لوگوں کا یہی مشرب ہوگا۔ حالانکہ یہ بالکل غلطی ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ نو واردوں کے لئے ابتلا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے تجویز فرمایا۔ کہ اس قسم کی کلام ہرگز نہ ہونی چاہیے ہمارے بعض مناظرین کو چونکہ نصاریٰ کے ساتھ کلام کرنی پڑتی ہے اور جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرتے ہیں۔ تو محل اور موقع کے لحاظ سے ان کو یسوع کی نسبت اسی قسم کے ثبوت دینے پڑتے ہیں۔ اور وہ متقاضائے وقت ہوتا ہے مگر ہر ایک آدمی اس کا اہل نہیں ہے اور دوسرے لوگ اگر کسی نبی کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی یا بے ادبی کا استعمال کرتے ہیں۔ تو وہ گناہ کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہ گمان کرنا چاہیے کہ حضرت مسیح یا دوسرے انبیاء ایک معمولی آدمی تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقرب تھے۔ قرآن شریف نے مصلحت اور موقعہ کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک لفظ اس قسم کا بیان فرمایا ہے۔ کہ جہاں آپ کے بہت سے انوار و برکات اور فضائل بیان کئے ہیں وہاں بشر مثلکم بھی کہدیا ہے۔ مگر اس کے ہرگز یہ معنے نہیں ہیں کہ آنحضرت بالکل ہی عام آدمیوں جیسے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ آپکی شان میں اس لئے استعمال فرمایا کہ دوسرے انبیاؤں کیطرح آپکی پرستش نہ ہو۔ اور آپ کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ آپ کے فضائل و مراتب ہی سلب کر دئے جاویں۔

آخر کار تجویز ہوا کہ ایک صاحب ذی وجاہت و ذی اثر کے ہاتھ میں مہمانوں کی تواضع کا اہتمام دیا جاوے

۵ نومبر ۱۹۰۴ء بعد مغرب

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ کسوف اور خسوف کے ساتھ ہی قرآن شریف میں این المفر آیا ہے جس سے یہی مراد ہے۔ کہ طاعون اس کثرت سے ہوگی کہ کوئی جگہ پناہ کی نہ رہیگی میرا الہام **عفت الدیار محلہا ومقامہا** کے یہی معنے ہیں

حضرت مسیح علیہ السلام کا وجود باعث ابتلا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کی نسبت فرمایا کہ ان کا وجود دنیا کیلئے ابتلا ہی ثابت ہوا ہے یعنے ابتلا راور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کا گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ جو منکر ہوئے وہ بھی دوزخی ہوئے اور جو ان پر ایماندار ہیں۔ وہ بھی دوزخ کے کندے ہیں۔ جیسے۔ کہ عیسائیوں کے عقائد اور عملی حالت سے واضح ہے پھر مسلمان بھی انپر ایمان رکھتے تھے۔ وہ بھی غلو کر کے اور آسمان پر بٹھا کر مغضوب ہوئے۔ پس صرف مسیح کا وجود ہی اس قسم کا ہے۔ کہ جس کا دوست بھی جہنم میں اور دشمن بھی جہنم میں۔ اس قسم کا ابتلا کسی اور نبی کے وجود کے ساتھ نہیں ہے۔

[illegible]

عام طور پر بعض احمدی احباب کا یہ خیال ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو احمدی جماعت میں داخل نہ ہو۔ اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ آج ایک استفسار کے جواب میں جو کچھ حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ اس امر میں جس تشدد سے کام لیا گیا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ اور صرف اسی شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ جو کہ باوجود اتمام حجت ہونے کے پھر بھی شرارت اور فساد اور بغض و عناد سے قبول حق سے انکار کرتے ہیں۔ استفسار یہ تہا۔ کہ ایک شخص نے بذریعہ خط کے دریافت کیا کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں پر ابھی اتمام حجت پورے طور پر نہیں ہوا اور وہ بے خبر ہیں۔ جب اتمام حجت ہوے گا۔ اور وہ انکار کرینگے اور اس قسم کی مشکلات پیش آوینگے۔ تو خود اللہ تعالیٰ کوئی راہ پیدا کر دیگا۔

حضرت حکیم الامت کی سنی ہوئی

شیخ عبد الحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمیٰ سلاسل الفضائل۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے۔ عمدہ کتاب ہے۔ اسکی قیمت مصنف نے ۴ چہہ آنہ مقرر کی تہی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہوگئے ہیں اسلئے اب ۸ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرانا چاہتے ہیں۔ ۱۲ ماگت اسکی ۸ ہے۔ پس احمدی احباب اگر ہر ایک شہر میں میں پیسہ کا بیان اسکی اصل قیمت پر

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

ہر ایک چیز کو موت کیوں لگائی گئی

ہر ایک چیز چاہتی ہے کہ چونکہ میرا خالق لا انتہا ہے اسیطرح میں بھی لا انتہا بن جاؤں۔ پہر جب وہ بڑہنا چاہتی اور اپنی حد سے بڑہنے لگتی تو اسکی زیادتی کو نابود کیا جاتا ہے۔ اور اس کے صرف وہی اجزا باقی رکھے جاتے ہیں جو اسکی تخم ریزی کیلئے باقی رہ سکیں۔ تاکہ اس کا نام و نشان دنیا سے نابود نہ ہو جاوے۔ مثلاً اگر ایک گائی ہو اور وہ ۹ ماہ کے بعد ایک بچہ دیوے اور پہر کچھ عرصہ کے بعد اون سے پہر بچہ پیدا ہوں اور رفتہ رفتہ ان کے بچہ پیدا ہوتے جاویں اور وہ سب محفوظ رہیں تو ایکہزار برس کے بعد دنیا میں کل جگہ صرف گائیوں سے ہی پر ہو جاوے۔ اور انسان اور دوسری مخلوقات کیواسطے جگہ باقی نہ رہے۔ یا مثلاً اگر بڑ کے درخت کے تمام بیجوں کو محفوظ رکہ لیا جاوے اور ان سب سے بڑ پیدا ہوں اور سب محفوظ رہیں تو کچھ عرصہ کے بعد دنیا میں سوائے بڑ کے اور کچھ نظر نہ آوے علیٰ ہذا القیاس۔ ہم جب بچہ تھے تو ہمارا قد تہوڑا تہا اور آہستہ آہستہ بڑہتا گیا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اس حد تک پہونچا۔ تو پہر آیندہ اسکی ترقی بند ہوگئی۔ پس اسیطرح ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے جب وہ اس حد تک پہونچ جاتی تو پہر اسکو روک دیا جاتا ہے

ضرورت قرآن

ایک شخص پادری نے کتاب لکھی ہے۔ عدم ضرورت قرآن اور اسکی دلیل یہ لکھی ہے کہ چونکہ یہ ساری صداقتیں پہلی کتابوں میں موجود ہیں اسلئے اسکی ضرورت نہیں

فاما الجواب۔ انجیل کی ساری تعلیم تو آستہ میں موجود ہے۔ پہر انجیل کی ضرورت نہ تہی۔ توریت کی تعلیم قانون بابلیین میں موجود تہی پس توریت کی ضرورت نہ تہی۔ قانون بابلیونکی تعلیم وید میں موجود تہی پس قانون کی ضرورت نہ تہی اور ویدکی تعلیم ژند وست میں موجود تہی پس ویدکی ضرورت نہ تہی۔ اور پہر ہمو کہتا ہے کہ یہ احکام نیچر میں موجود ہیں پس کسی کتاب کی بہی ضرورت نہ تہی

پہر ایک شخص نے مجہسے سوال کیا۔ انا القرآن کے کیا معنے ہیں۔ جبکہ قرآن کے معانی بہت سے ادق اور مشکل ہیں۔

جواب۔ نیچر یا عقل یا کتب سے متفرق طور پر صداقتیں اگر تلاش کرنے پڑتے۔ تو کتنا مشکل ہوتا۔ یہ ہمپر قرآن کا احسان ہے کہ جہان بہر کے متفرق اقوال سچائی اور توحید کے بہرے ہوئے ہمارے لئے یکجا کر دئے پہر ہمپر یہ دقت ہوتی کہ جہان بہر کی کتابیں جو بعض ملسکتیں اور بعض کا ملنا ناممکن ہوتا۔ تلاش کرنے اکہوڑہتے اور پہر ان میں سے کہرا اور کہوٹ کو الگ کرتے اور تیاہے بدکی تمیز کرتے پہر اس سب کو کسی خاص زبان میں ایک جگہ جمع کرتے جاسقدر تضیع اوقات اور ان تمام دقتوں سے قرآن کریم نے ہم کو بچالیا۔

۲۔ پہر بر ہمو کہتا ہے کہ یہ سب احکام کانشنس میں جمع ہے۔ انکی اطلاع کی ہمیں ضرورت نہ تہی۔ یہ پہلے کوئی شخص ماں سے نکاح کرتا اور اس سے جماع کرکے بچہ پیدا کرتا اور پہر اوس کے بد نتائج معلوم کرتا۔ تو پہر وہ لکہہ سکتا کہ ماں سے جماع کرنے سے یہ نقصان ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ پہر آگے دوسرا شخص کہتا کہ تمہاری تحقیقات اور تجربہ غلط ہے۔ ہم تجربہ کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم نے ہم کو ان ساری محنتوں سے بچالیا

۳۔ پہر قرآن کریم نے تمام دعاوی کو دلائل سے ثابت کر دکہایا ہے

۴۔ پہر قرآن جامع ہے تمام مختلف چیزوں کا جیسے فرمایا۔ نزلنا علیک الکتاب لتبین لهم الذی اختلفوا۔ پارہ ۱۴۔ یعنے قرآن کریم اختلافات کو بیان کرنے کے واسطے آیا ہے۔ مثلاً کہیں آدم۔ نوح۔ ابراہیم موسی۔ وغیرہ انبیاء کی موت کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو صرف مسیح کا ہی ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ آنحضرت کے تیرہ سو برس بعد ہی ہوگا۔

پہر اسکی مثال دی ہے۔ **انزل من السماء ماء** یعنے یہ غلہ اناج وغیرہ کا میسر ہوا اور زمین میں موجود ہوتا ہے پہر جبتک آسمان سے پانی نازل نہ ہوا اوس سے انمیں نشو و نما پیدا نہ ہوں تب تک وہ غذا تمہارے کہانے کے قابل کب ہو سکتی ہے۔ اوپر سے بارا مینہ آوے نیچے سے وہ دانہ نشو و نما پاوے۔ تب تم اوسکو حاصل کر سکتے ہو۔ پس تعلیم دنیا میں ضرور ہوتی ہے جبتک آسمانی بارش یعنے الہام نازل نہ ہو وہ تعلیم نشو و نما نہیں پا سکتی

پہر فرمایا۔ **وان لکم فی الانعام لعبرۃ**۔ دودہ۔ اسی چارہ وغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔ پہر کیا تم انہیں سے اوس کو الگ کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں پس دین کی حقیقتکو اسطرح ایک سل ہونی چاہئے۔ کہ وہ تمہیں الگ کرکے دیوے۔ اور یہ کل انبیاء سے ہے۔

پہر فرمایا۔ **ومن ثمرات من نخیل واعناب** تیسرا نشو و نما۔ عمدہ میوہ اور پہل وغیرہ یہ بہی سب نیچر میں موجود تہے۔ پہر جو درخت ہم نے اس کام پر لگائے ہیں کہ کہجور کو کہجور اور انگور کو انگور لگے۔ ان کے سوائے تم انکو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور نہ کہا سکتے ہو۔

پہر فرمایا۔ **واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا**۔

یہ چوتہا نشو و نما۔ جب انسان بوڑہا ہو جاتا ہے تو پہر اوس کو دوا و ریاضت کی ضرورت پیش آتی ہے اور ان کو بوٹیوں کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اور یہ نعمت ہمیں مکہی کی وحی سے حاصل ہوئی۔ پہر جب انسان کو وحی ہوتی ہے تو کیا وہ مکہی کی وحی سے ہی کم نہ ہوگی۔ اور کیا مکہی کو تو وحی کی ضرورت ہے اور انسان کو اوسکی کوئی ضرورت نہیں ؟

حضرت اقدس مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سیالکوٹ میں

(نمبر دوم)

تلافی مافات گذشتہ اشاعت کے بعد ہمیں ہمارے کرم بہائی میرزا خدا بخش صاحب نے تاریخی نکتہ کے خیال سے یاد دلایا کہ اس امر کا تذکرہ رہ گیا ہے کہ دارالامان سے روانہ ہونے سے پیشتر حضرت اقدس کے سفر کے انتظام کے متعلق مختلف احباب کو مختلف خدمات سپرد کردی گئی تہیں چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب گاڑی کے ریزرو کرانے اور سواری کا انتظام کرنے پر مامور تہے اور خود جناب مرزا خدا بخش صاحب انتظام اسباب کے منتظم تہے۔ اس تلافی مافات کے بعد اب ہم سلسلہ سابقہ سے آگے چلتے ہیں۔

لیکچر گاہ جیساکہ ہمارے ناظرین کو اشتہار لیکچر کے پڑہنے سے معلوم ہوچکا ہے لیکچر کیلئے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کی وسیع سرائے (جو ریلوے سٹیشن کے متصل واقع ہے) تجویز ہوئی تہی چنانچہ یکم نومبر کی شام کو بڑی عجلت اور تیزی کے ساتہہ اس میں شامیانون کا انتظام کیاگیا۔ اور دریون کا فرش بچہایاگیا ایک مختصر سا پلیٹ فارم طیار کر لیاگیا اور کرسیوں وغیرہ کو ترتیب سے لگایاگیا۔

غالباً ہمارے ناظرین حیران ہون گے کہ جب کہ لیکچر کا دیاجانا قرار پاچکا تہا پہر عین وقت پر یہ انتظام کیون کیاگیا؟ کیون نہ پہلے سے سب کام آراستہ کرلیاگیا اصل بات یہ ہے کہ پہلے لیکچر کیلئے اسی محلہ میں جہان حضرت حجۃ اللہ فروکش تہے ۔ جناب سید میر حسن صاحب کا ایک خالی میدان لیکچر کیلئے تجویز ہوا تہا۔ لیکن بعد میں مکان کی تنگی کے سوال نے جماعت سیالکوٹ کو تبدیل لیکچرگاہ کیلئے متوجہ کیا۔ اس لئے اسقدر جلدی میں وہ سب سامان جو ایک جگہ لگایاگیا تہا اکہاڑنا پڑا۔ اور اس کے بعد اسے دوسری جگہ نصب کرنا کوئی معمولی بات نہ تہی۔ مگر ہمارے مستعد اور جوان ہمت احباب نے جس خوشی اور جانکدستی سے یہ انتظام کیا وہ حیرت انگیز تہا۔ سب سے بڑھکر جس امر نے ہمیں متعجب کیا وہ میر حکیم حسام الدین صاحب کا اس پیرانہ سالی میں کام کرنا تہا۔ مختصر یہ کہ لیکچر گاہ راتوں رات تمام ضروری سامان سے آراستہ کیاگیا۔ لوگون کو جگہ نہ ملنے کا اسقدر خیال تہا کہ بہت سے لوگ تو رات ہی کو وہان سو رہے اور اکثر علے الصباح اٹہہ کر فجر کی نماز سے بہی پہلے وہان جا بیٹھے۔

ہم اور ہمارے مخالف لیکچر جس کامیابی سے ہوا۔ اور لیکچر کے سننے والے کسقدر مشتاق تہے اس کا ذکر ہم ذرا آگے چلکر بیان کرین گے۔ پہلے یہ دکہانا ضروری سمجہتے ہین کہ ہمارے مخالفون نے کیاکیا اور خدا تعالےٰ نے

برگزیدہ کی راہ میں وہ کسطرح تاک لگاکر بیٹہے اور کس کس طرح انہون نے سیالکوٹ کی اسلامی پبلک کے وہان جانے سے روکا اور آخر اپنے اس مقصد میں انہیں کسقدر ناکامی ہوئی۔ یہ سب امور اس قابل ہیں کہ نہایت تدبر اور غور کن طبیعت کے ساتہہ انپر نظر کیجاوے۔

مخالفت کا سلسلہ کب سے شروع ہوا اس سلسلہ مخالفت کی ابتدائی تاریخ وہ تہی جب ہمارے محسن و مخدوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشندہ گوہر **مسلمانوں کے لیڈر** (یہ الہامی فقرہ مولوی صاحب کی شان میں ہے) مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے وطن میں قدم رکہا تہا۔ سیالکوٹ میں مولویصاحب کی آمد کیا تہی ع

اک آواز میں سوتی بستی جگا دی۔

ان کا وطن قدم رکہنا تہا کہ مخالفت کا ایک طوفان بے تمیزی جوش میں آنے لگا۔ اور جب انہون نے سیالکوٹ میں تقریر کرنے کا اشتہار دیا اور ان کی ایک تقریر میں ایک سیالکوٹی ملا اپنی شتاب کاری کے باعث نکالا گیا تو اس نے ایک خطرناک جوش پیدا کردیا۔ اور اپنی چیخ و پکار سے اپنے دوسرے ہم مشربون کو اکٹہا کرنے کا منصوبہ کیاگیا۔ کہ جہانتک ممکن ہو مخالفت کیجاوے۔

یہ مخالفت ہمارے سلسلہ کی سچائی کا ثبوت ہے

اس مخالفت کو دیکہہ کر ہمیں حیرت نہیں بلکہ خوشی ہونی چاہیئے کیونکہ یہ ہمارے سلسلہ کی سچائی کی زبردست دلیل ہے۔ اگر اس سلسلہ میں سچائی نہ ہوتی اور وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہوتا تو اسکی ہرگز ہرگز مخالفت نہ کیجاتی ۔ یہ مخالفت اس امر پر کامل دلیل ہے کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے۔

صداقت کی مخالفت کیون کیجاتی ہے؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ شیطان چونکہ **حق** کا دشمن ہے وہ اسکی اشاعت کو پسند نہیں کرتا اس لئے مختلف صورتون اور شکلون میں وہ اسکی مخالفت کے مشن کو پورا کرتا ہے۔

حقیقت میں حیران کردینے والی بات ہے کہ دنیا میں بہت سے بدکار۔ فاسق۔ فاجر۔ امن عامہ کے دشمن جرائم پیشہ لوگ موجود ہیں لیکن انکی مخالفت کیلئے اسقدر جوش اور تحریک کبہی پائی نہیں جاتی جسقدر ایک مامور من اللہ اور مصلح ربانی کی مخالفت کیلئے جوش اور غضب ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی پاک سیرۃ کو پڑہو اور غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ابناء دنیا نے ان پر اپنے زعم فاسد میں زمین کو تنگ کردیا اور ہر طرح سے ان کی مخالفت پر تلے بیٹہے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے انہیں کامیاب کیا۔ اس مخالفت میں ایک سر ہی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اسکی قدرت اور تصرف پر ایک **زندہ ایمان** پیدا ہو۔ کیونکہ وہ انسان جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے مادی دنیا والے تو اپنے اسباب اور منصوبون سے اسے لوٹ پڑتے ہیں پہر اسکا بامراد ہونا اور کامیاب ہونا اگر خدا تعالیٰ کی تائید اور تصرف سے نہیں ہے تو پہر ہمیں کوئی بتائے اور جز اسکی کامیابی کی کیا ہوتی ہے۔

غرض

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی سیالکوٹ تشریف بری اور پہر سیالکوٹ میں انکی تقریرون کے عام اثر نے جب سعادت مندون کو اپنی طرف متوجہ کیا تو آدم کے ابتدائی دشمن نے اپنی ہلاکت کو محسوس کرتے ہوئے **مخالفت حق** کا پہلو اختیار کرناچاہا اس کے بعد ہمارے مخالف لوگون نے امرتسر لاہور اور دوسرے مقامات سے جہان ان کو موقع ملا ان لوگون کو بلایا جو اس سلسلہ کی مخالفت اور بلیغ اور ناز یبا مخالفت میں دستار فضیلت حاصل کرچکے تہے مگر جون جون حضرت اقدس کی آمد کا شہرہ سیالکوٹ میں ہوتا گیا اور آنے کے دن قریب ہوتے گئے اسیقدر مخالفت کا بازار گرم اور تیز ہوتا گیا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ظاہر کیا ہے۔ ان لوگون نے سیالکوٹ کے مسلمانون سے کوئی دقیقہ اس قسم کے معاہدہ کرنے میں نہ چہوڑا کہ وہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے ہرگز نہ جائین گے۔ جب وہ اس قسم کے معاہدون اور روزانہ وعظون میں بہی کامیاب نہ ہوئے اور ہزارون ہزار مخلوق حضرت کی زیارت کیلئے پہونچی۔ تو دوسری کوشش انہون نے اس جلسہ کو ناکام بنانے کی شروع کی قرآن شریف میں آدم اور ابلیس کے مقابلہ میں پڑہا کرتے تہے۔

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ۔

اوس نے کہا کہ میں تیرے بندون کو ضرور ضرور راہ راست سے پہیر دون گا اور کبہی آگے سے کبہی پیچہے سے کبہی دائین سے کبہی بائین سے ان پر حملہ کرون گا۔ اور انہیں اغوا کرون گا اور انکو ناشکر اور ناسپاس بنادون گا۔

ایسا ہی قرآن شریف میں ہم پڑہتے تہے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا

اور اسیطرح مختلف مقامات قرآن مجید میں ایسے لوگون کے ذکر پڑہتے تہے جو یصدون عن سبیل اللہ کے مصداق ٹہرائے گئے ہیں لیکن ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر خدا تعالےٰ کا مامور اور رسول نہ آیا ہوتا تو ان آیات کی تفسیر جو کچہہ بہی ہوتی وہ خیالی ہوتی مگر اب واقعات دکہاتے ہیں اور یہی قرآن کریم کا زندہ معجزہ ہے۔

غرض

ہمارے مخالفون نے اپنی پہلی کوشش میں ناکام اور نامراد رہکر اس لیکچر میں لوگون کو جانے سے روکنے کی جو کوششیں کین انمین سے یہان ہم فی الحال ایک کا ذکر کرتے ہیں ۔ جس سے دوسری ساعی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ اگرچہ کسی دوسرے مقام پر مخالفون کے چیلنج پر بہی ہم نظر کرین گے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

لیکچر میں جانے روکنے کی کوشش ناظرین لیکچر کے اشتہار میں پڑھ چکے ہیں کہ حضرت اقدس کے لیکچر کا وقت سات بجے رکہاگیا تہا اس لئے ہمارے مخالفون نے جیساکہ ان کے اشتہار سے معلوم ہوگا وعظ کا وقت ساڑہے چہہ بجے صبح رکہا یعنے آدہ گہنٹہ پیشتر اور پہر جس راستہ سے اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کا گذر تہا۔ اور جو جو راستہ مخلوق کے آنے کے تہے ان تمام راستون کو روکاگیا جیساکہ ان کے اشتہار سے معلوم ہوتا ہے جو ہم بیان دیتے ہیں۔

اعلان

جمیع اہل اسلام کو واضح ہو کہ کل بروز بدہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء بوقت صبح ۶ بجے علمائے کرام حنفیہ کا مقامات ذیل پر وعظ شروع ہوگا سب اہل اسلام تشریف لاکر ثواب دارین حاصل کرین۔

تقسیم مجالس وعظ مولویصاحبان حنفیہ روز بدہ مورخہ ۲ نومبر بوقت ۶ بجے

نام مقام	نام علمائے کرام
۱۔ مسجد کلان دو دروازہ	جناب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب امرتسری
۔ ۔	جناب مولوی نور محمد صاحب واعظ بمبئی حال وارد سیالکوٹ۔
۲۔ اڈہ آغا محمد شہباز خانصاحب	مولوی نور اللہ شاہ ملتان۔ محمد بخش صاحب لاہوری و مولوی خیر شاہ صاحب۔
۳۔ متصل دروازہ سرائے	عالیجناب سید جماعت علی شاہ صاحب و حافظ ظفر علی صاحب۔
۴۔ مکان مستری عبداللہ ترکمان متصل سرائے	مولوی نور الحسن صاحب مولوی غلام اللہ صاحب قصوری

المعلن

ماسٹر کرم الٰہی بی۔ اے مختار وغیرہ

اس اشتہار کو پڑھ کر ناظرین ممکن ہے اس نتیجہ پر پہونچین کہ پہر تو جلسہ میں پوری ناکامی ہوئی ہوگی لیکن نہیں مخالفون کی **خلاف** امید جلسہ پوری کامیابی کے ساتہہ ہوا۔ اور ان کا منصوبہ انہیں پر پڑا یعنے ان کو اپنے مقاصد میں پورا ناکام ہونا پڑا وہ چاہتے تہے کہ لیکچر سننے کے واسطے کوئی متنفس بہی وہان نہ جاوے اور اپنی طرف سے انہون نے سارے ناکے اور راستہ روکے تہے۔ وقت مقررہ سے پہلے کا وقت مقرر کیتہا مگر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

انکی شور و پکار سے جسقدر لوگ جمع ہوئے تہے بجز بعض متعصب مخالفون کے خود ان کے ہی پاس کوئی متنفس نہ رہا۔

غرض

مخالفون نے اپنی جگہ یہ انتظام کیا تہا۔

حضرت کا جلوس یون تو کل یوم ہوئی شان ہوتا ہی ہے مگر ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کی صبح سیالکوٹ میں عجیب وغریب صبح تہی جو لاانتہا برکات اور سعادتین اپنی گود میں لئے ہوئے اہل سیالکوٹ کے واسطے آئی تہی سعادتمند خدا ترسون نیکدل راستی اور سلامتی کے فرزندون کے واسطے برکات کا تحفہ پیش کررہی تہی۔ دشمنان حق اور خدا تعالیٰ کے سرکشون اس کے ماموروں کے دشمنون کیلئے ان کے حسب حال پرانتیجہ پیش کرنیوالی تہی۔ آج وہ دن تہا کہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر گاہ کو جانیوالے تہے یا خدا تعالیٰ کے تازہ فضلون اور انعامات کو پیش کرنیوالے تہے

(نوٹ صفحہ ۲ پر جو غیر احمدی کے پیچہے نماز کا مسئلہ درج ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ایڈیٹر)

[illegible] ہی سے بازار کی دورویہ دوکانین بام و در پر جہان تک نظر اٹھاؤ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ مخالف ملان جسقدر وعظ کہکر لوگون کو زیارت سے روکتے تھے اسیقدر زور کیساتھ لوگ ادہر آ رہے تھے۔ قریباً ساڑھے چھبجے اعلیٰحضرت اپنے ایوان سے نیچے اترے۔ ملاقات کرنیوالے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے آخر یہ انتظام کیا گیا کہ اسوقت مصافحہ کرنیوالون کو روکدیا جاوے۔ حضرت ابھی مکان سے اترے نہ تھے کہ ایک شخص میان

برکت دینا

نیاز علی نام نے حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب کے توسط سے نہایت عجز والحاح سے عرض کیا کہ حضور جب لیکچرگاہ کو تشریف لے چلین تو میرے گھر مین قدم ضرور رکھدین تاکہ آپ کا مبارک قدم میرے گھر مین برکات کا موجب ہو۔ یہ حسن ارادت و عقیدت حضرت اقدس کو اس کے گھر لے گیا اور دو تین منٹ اس کے گھر مین پہر کر حضرت تشریف لے آئے۔

روانگی لیکچرگاہ کو

اور اپنی گاڑی مین تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ بازار مین گاڑیون کا اچھا خاصہ سلسلہ تہا قریباً پندرہ سولہ گاڑیان یکے بعد دیگرے کہڑی تہین۔

انتظام حکام

مقامی حکام نے اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے قیام امن کیلئے پورا انتظام کر رکہا تہا۔ عالیجناب سردار محمد یوسف صاحب سیٹی مجسٹریٹ خاص اس انتظام کیلئے مامور تھے جنہون نے کمال دیانتداری پورے انصاف اور دانشمندی کے ساتھ اس فرض کو ادا کیا۔ سردار صاحب نے باوجود اس سن و سال کے جس مستعدی سے امن کو قائم رکہا اور انتظام کیا بلا مبالغہ کہتے ہین کہ انہین کا حصہ ہے۔

وہ نرے مجسٹریٹ ہی نہ تھے بلکہ پورے سپاہی تھے اپنے ہاتھ سے سب انتظام کرتے تھے اور ہمین حیرت ہوئی جب دیکہا کہ وہ ابتدائے لیکچر سے اخیر تک اڑہائی گھنٹہ کے قریب جلسہ گاہ مین برابر کھڑے رہے۔ ایک سکنڈ یا طرفۃ العین کیلئے بھی کوئی سہارا نہین لیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیکدل حکام کو گورنمنٹ کی بہتری اور بہلائی کیلئے دیر تک سلامت رکہے۔ وہ شہر اور وہ رعایا بہت ہی خوش قسمت ہے جہان ایسے مستعد مزاج جوان ہمت سرگرم حکام ہون خیر یہ تو ضمنی بات تہی۔ پولیس نے اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے پورا انتظام کیا تہا۔ انسپکٹر پولیس صاحب بھی اس جلوس کے ساتھ تھے۔

وہ نظارہ عجیب تھا جبکہ خدا کا مسیح ہزارون ہزار انسانون کے درمیان دو گھوڑون کی گاڑی پر بیٹھا ہوا جا رہا تہا۔ اور اس کے راستہ تمام در و دیوار اور کوٹھے زن و مرد سے لدے ہوئے تھے اور اس کا دیدار کر رہے تھے۔

مسیح اور مسیح موعود

اس نظارہ کو دیکھ کر ہمین غربت مسیح ناصری یاد آ گیا۔ جو نہایت حسرت بھرے لہجے مین کہتا ہے۔

آہ! لومڑیون کے لئے ماندین اور ہوائی پرندون کے بسیرے مگر ابن آدم کو جگہ نہین کہ اپنا سر دہرے۔

یہ الفاظ یا اسی کے ہم معنی الفاظ کیسے شکستہ خاطر اور گمنام شخص کی حالت کو ظاہر کرتے ہین برخلاف اس کے خدا کا یہ برگزیدہ مسیح موعود عجیب خداداد شان اور شوکت کے ساتھ جلوہ گر ہوا ہے وہ گمنام تہا لیکن ان کا نام **آفاق مین پہیلایا گیا** اسکی موافق جو خدا نے اسے کہا کہ مین تیرا نام آفاق مین پہیلاؤن گا۔

وہ تنہا تہا لیکن لاکھون انسانون کو اس کا قادر خدا کھینچ کر اس کے قدمون پر زندہ کرنے کے لئے لے آیا اسی کے موافق جو پہلے سے کہا تہا کہ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ وَیَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ انہین باتون کو مدنظر رکہکر اور دوسرے وجوہات فضیلت کو دیکھ کر ہم کہتے ہین کہ خدا کے جری کو سزاوار ہے اور فی الحقیقت سزاوار ہے جو کہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس دورویہ انسانون کی سڑک مین یہ جلوس گذرا لوگ گاڑی کے ساتھ بہاگے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کچھ عجب نہین کہ کئی بیچارے مجروح ہوئے ہون۔ مگر یہ عجب کشش اور جذب تہا کہ ایسی حالت مین بھی لوگون کو کھینچے لئے جاتا تہا۔

دوکانین اس روز جلسہ مین شریک ہونے کی خوشی یا شوق کی وجہ سے بند تہین اور وہان آدمی ہی آدمی کھڑے نظر آتے تھے۔

مخالفون کے مجمعے

راستہ مین گذرتے وقت مخالفون کے اڈون اور مجمعون پر بھی ہم نے ایک نظر کی۔ وہان کیا ہو رہا تہا ہم خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھکر بغیر کسی تعصب یا ضد کے کہتے ہین کیونکہ ہم تو ان مخالفون اور سب و شتم کرنیوالون کو اس کھیت کی کھاد سمجھتے ہین وہ اس بازار کی رونق کا ذریعہ ہین اور اس حسن کی خوبیون کے اظہار کا باعث نغم ما قیل۔ ع

گر نبودے درمقابل روئے مکروہ و سیہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
گر نیفتادے بخصمے کار در جنگ و نبرد
کے شدے جوہر عیان شمشیر خون آشام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
در جہالت ہاست عزو فر عقل تام را
محبت صادق زنقص و قدح روشن تر شود
عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

اس بات پر ہم مخالفون کے مجمع کے متعلق حالات بیان کرتے ہوئے ہرگز مبالغہ یا تعصب سے کام نہین لیتے ان مجمعون مین ہم کوئی دو ڈیڑھ سو سے زیادہ آدمی مجتمع نہین دیکھ سکے۔

جو لوگ سڑک پر دورویہ **حضرت اقدس** کی زیارت کے لئے کھڑے ہوئے تھے ان کو اس مجمع مین شامل قرار دینا خطرناک غلطی ہے۔ جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے خدام کی سواریان ان مجمعون کے پاس سے گذری تو ان لوگون نے کیا کیا؟ اس کا ذکر کرنا شاید اس کے بہول جانے سے بہتر ہوتا۔ مگر نہین ہم دکہانا چاہتے ہین کہ انہون نے کیا کیا؟

ان کے اشتہار کو پڑھکر ہمین خیال ہوا تہا کہ ان جلسے کے مجمعون مین جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے قرآن کریم کے حقائق اور معارف بیان ہوتے ہون گے لیکن ہماری حیرت اور تعجب اور اس کے ساتھ ہی افسوس بہی بڑھ گیا جب دیکہا کہ وہان گالیون کے سوا اور کوئی شغل نہین۔ ان کی گالیان سنکر حضرت حجۃ اللہ کے استغنا اور کمال اعراض نے آپ کے قول کی فعل سے تصدیق کرا دی جو فرمایا ہے

گالیان سنکے دعا دیتا ہون ان لوگونکو
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہمنے

حضور **وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا** اور **اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ** پر عمل کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

ان وعظ کے اڈون سے گالیون کے سوا دوسری آواز جو آتی تہی وہ یہ تہی کہ خبردار کوئی سرائے مین نہ جاوے مگر اس آواز کے ساتھ ہی لوگ جو برابر جا رہے دوڑے جاتے تھے اور کچھ بہی اثر انپر نہ ہوتا تہا۔ شور مچانے والون کی رنگین بہول بہول جاتی ہین اور مخلوق کی دوڑ دہوپ کی ٹانگ اٹھا کر اور بہی ان کی آواز پر اثر کر رہی تہی۔ ہم بہی اس نظارہ کو دیکھتے ہوئے گذر گئے۔

اور مسلمانون کی اس حالت پر تاسف کرتے ہوئے خوش ہوتے تھے کہ یہی حالت بداس **مسیح موعود** کی ضرورت کا **زندہ ثبوت** ہے اگر یہ حالت ان لوگون کی نہ ہوئی ہوتی۔ تو کچھ ضرورت نہ تہی کہ کوئی مسیح و مہدی آکر انکی اصلاح کرتا۔ وہ لوگ تو جوش مخالفت مین اندہے ہوکر گالیان دیتے تھے اور **وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ** ... عاقبۃ المکذبین کے نظارون سے سبق لینے والے انہین ہی **مسیح موعود** کی صداقت پر دلیل لاتے تھے۔ غرض

پھر لیکچرگاہ

یہ سارا جلوس لیکچرگاہ مین داخل ہوگیا اسوقت لوگون کا اضطراب اور کش مکش بہی عجیب لطف بخش تہی ہر شخص کوشش کرتا تہا کہ مین اسی جگہ پر بیٹھون جو قریب تر ہو جہان سے وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور اور معزز لیکچر پڑہنے والے کو دیکھ سکے خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ وہ دونو اسی سرزمین سیالکوٹ مین اپنی عمر کا نمایان حصہ بلکہ وہ حصہ جو عنفوان شباب کا حصہ کہلاتا ہے گذار چکے تھے۔ یعنے حضرت اقدس مسیح موعود بھی سیالکوٹ مین چوتھائی صدی پیشتر کے قریب رہ چکے تھے اور حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تو خاص سیالکوٹ کے باشندے اور وہین کے رہنے والے ہین۔ حاضرین اور باشندگان سیالکوٹ کی نگاہ مین حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور تکریم تو بہرحال ہونی ہی تہی مگر سیالکوٹ مین مولوی عبدالکریم صاحب بہی خاص عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھے جاتے ہین جو مولوی صاحب کی پاک سیرۃ کا عمدہ گواہ ہے۔

پہر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتے ہین کہ ہر شخص چاہتا تہا کہ وہ نمایان جگہ حاصل کرون اور جہانتک جس سے ممکن ہوا وہ اپنے اس مقصد مین کوشش کرتا رہا۔

سامعین

سامعین کے مجمع مین ہر مذاق ہر مذہب اور ہر مذہب کے لوگ موجود تھے سامعین کی تعداد مقدار بتانا ہمارے امکان سے باہر ہے ہزارہا انسان وہان موجود تھے اور خوشی کی بات ہے کہ شہر کی کل فہمیدہ اور معزز پارٹی وہان موجود تہی یہ ہماری اپنی ہی رائے نہین بلکہ جب ہم لیکچر کے بعد فارغ ہوکر شہر مین بعض کارخانون کے دیکھنے کو گئے جن کا تذکرہ ہم کسی دوسرے وقت انشاءاللہ کرین گے تو ہمین سیالکوٹ کے ایک مشہور و معروف کارخانہ سپورٹس ورکس کے معزز مالک سردار گنڈا سنگھ اوبرائے صاحب سے ملنے کا موقع ملا۔ وہ بہی لیکچرگاہ مین موجود تھے۔ ہم نے ان سے پوچہا کہ آپکے خیال مین لیکچرگاہ مین سیالکوٹ کی معزز اور ذی علم سوسائٹی کس حد تک موجود تہی انہون نے فرمایا کہ میری اپنی رائے یہ ہے کہ قریباً کل معزز اور تعلیم یافتہ سوسائٹی ہندو مسلمانون اور سکہون کی وہان موجود تہی۔ انہون نے یہ بہی فرمایا کہ میری رائے مین اتنا بڑا مجمع کسی لیکچر کے سننے کیواسطے کبہی نہین ہوا۔ ہان مقلدون اور غیر مقلدون کا جب باہم مباحثہ یا جہگڑا ہوا تہا اسوقت تو ایک بہت بڑا مجمع تہا اس کے بعد شاید مین نے اتنا بڑا مجمع سیالکوٹ مین نہین دیکہا۔ حقیقت مین سردار صاحب کی رائے بالکل صاف اور درست تہی سامعین مین تو شاید مجسٹریٹ وکلا دوسرے تعلیم یافتہ لوگ اور معززین اصحاب جو ہر قوم مین سمجھے جاتے ہین موجود تھے۔

نشست گاہ

جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ ایک لکڑی کا پلیٹ فارم بنایا گیا تہا جسپر حضرت اقدس کی نشست تہی اور بہی اونچی تہی تاکہ سب لوگ اطمینان کے ساتھ زیارت کر سکین پلیٹ فارم پر چند کرسیان رکھی گئی تہین جنپر شہر کے اکثر عمائد تشریف فرما تھے۔

اور شامیانون کے نیچے دری کا فرش تہا جس کے تین طرف یعنے اگلا حصہ چھوڑ کر باقی لوگ آرہے چہوڑ کر کرسیان بچھا دی گئی تہین جسپر تعلیم یافتہ معزز اور فہمیدہ پارٹی سیالکوٹ کی تشریف فرما تہی۔

انتظام

اس موقع پر بہی انتظام کا وہی رنگ تہا جو ہم پہلے بیان کر آئے ہین۔

حضرت اقدس لیکچرگاہ مین

جیسا کہ ابھی ہم نے اوپر بیان کیا ہے لکڑی کے پلیٹ فارم پر ایک نمایان جگہ پر ایک کرسی بچھی ہوئی تہی اسپر اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سرخ جبہ پہنے ہوئے جلوہ افروز تھے آپ کا نورانی چہرہ غض بصر کا عملی سبق دینے والی آنکھین ناظرین اور سامعین کو اپنی طرف خصوصیت سے متوجہ کر رہی تہین۔ آپ کی شکل و شباہت انبیاء بنی اسرائیل کا سا نمونہ دکہا رہی تہی۔ غرض حضور کچھ اس شان سے جلوہ افروز تھے کہ ہمارا قلم اسے ادا نہین کر سکتا دل بے اختیار آپ کی طرف کھینچے جاتے تھے

ہم اپنی اندرونی کیفیت کا ذکر کر سکتے ہیں کہ اسوقت خواہ نخواہ نیکی۔ خدا ترسی نوع انسان کی خدمت کے خیالات موجزن تھے۔ جس سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ خدا تعالیٰ کے ملائکہ اس وقت پاک تحریک کرنے میں مصروف ہیں۔ اور ان ملائکہ کے نزول کا باعث یہی خدارسیدہ بزرگ تھا حضور کے ساتھ ہی کرسی پر حضرت حکیم الامت اور آپ کے ساتھ ہی ایک میز کے سامنے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تشریف فرما تھے

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

چاروں طرف قدرتی طور پر سناٹا اور خاموشی تھی۔ کہ یکایک اس مہر خاموشی کو ایک معزز بیرسٹر نے توڑا یعنے کھڑے ہو کر فرمایا۔

میں اس جلسہ کیلئے جناب مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کو پریسیڈنٹ ہونے کیلئے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ سب صاحب منظور کریں گے۔

اس تجویز کی جو بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ جناب مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا نے کی تھی تائید ہوئی اور حضرت حکیم الامت افتتاحی تقریر پر کھڑے ہو گئے

حکیم الامت کی افتتاحی تقریر

ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کی سرائے میں منعقد ہونیوالے آج کے جلسے نے جب حضرت حکیم الامت کو افتتاحی تقریر کیلئے کھڑے ہوتے دیکھا تو کچھ بھی تعجب نہیں کہ ایسوسی ایشن آف آئیڈیاز نے حکیم الامت کی اس حالت کیطرف متوجہ کیا جب آپ ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کے خاندان کے خاص طبیب تھے۔ اور ایک ممتاز عہدہ دار تھے وہی شخص آج محض خدا کے لئے اور صرف خدا ہی کیلئے درویشانہ (ایسی درویشی پر ہزاروں سلطنتیں نثار ہوں) حالت میں کھڑا ہوتا ہے اور پبلک کو سنائے جانے والے لیکچر کیلئے اپنی افتتاحی تقریر میں خطاب کرتا ہے۔

مولویصاحب کا بجائے خود وجود حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک زندہ لیکچر تھا اور یوں آپ کی صداقت پر یہ چوتھی عینی دلیل تھی یعنے پہلی دلیل تو وہ جذب و کشش تھا جو حضرت اقدس کی زیارت کیلئے عوام میں پیدا ہو گیا تھا اور دوسری دلیل مخالفین کی حالت اور تیسری دلیل خود اعلیٰ حضرت کا وجود مبارک اور چوتھی دلیل حکیم الامت کا اپنا وجود۔

غرض حکیم الامت نے مندرجہ ذیل الفاظ میں سامعین کو خطاب کیا۔

دنیا میں بہت سے جلسے ہوا کرتے ہیں ان کے اغراض اور مصالح مختلف ہوتے ہیں۔ بعض جلسے اس قسم کے ہوتے ہیں کہ انمیں ملکی اور سیاسی امور پر بحث ہوتی ہے بعض جلسے اس غرض سے ہوتے ہیں کہ انمیں کسی خاص قوم کی اصلاح کیلئے غور کیا جاتا ہے۔ اور بعض اصلاح اخلاق کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن آج حسن اتفاق سے اور خوش قسمتی سے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ایک موقع دیا ہے کہ ایک لیکچر سنیں اور پھر اس کے مضامین پر غور کریں۔

بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو ایک بات سنتے تو ہیں لیکن چونکہ اوس پر غور نہیں کرتے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اس لئے ان کا سننا اور نہ سننا برابر ہو جاتا ہے اور جب انہیں پتہ لگتا ہے کہ ہم اس کے فوائد سے محروم ہو گئے ہیں تو اسوقت انہیں دست افسوس ملنا پڑتا ہے اس مضمون کو قرآن شریف کی ایک آیت میں نہایت ہی لطیف طور پر بیان کیا ہے کیونکہ انسان ایک وقت اپنی غفلت پر پچھتاتا ہے مگر اسوقت اس سے کچھ بھی بن نہیں پڑتا چنانچہ فرمایا ہے۔

لوکنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر

کاش! ہم ان باتوں کو سنتے اور پھر عقل سے کام لیکر انپر غور کرتے تو آج ہم دکھوں میں نہ ہوتے۔ یہ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے وہ باتیں سنیں اور انپر غور نہ کیا جیسی آج اس لیکچر کے ذریعہ آپ لوگوں کو سنائی جانی مقصود ہیں۔

عقل انسان کے اندر ایک قوت اور طاقت ہے جسکا صحیح استعمال انسان کو بری کارروائیوں سے بچا لیتا ہے اور جلد بازی اور شتاب کاری سے روک کر غور کرنے اور سوچنے کی عادت پیدا کرتا ہے۔

عقل کے معنے روکنے اور باندھنے کے ہیں چونکہ یہ انسان کو جذبات نفسانی کے روکنے کے لئے کام دیتی ہے اس لئے عقلمند وہی ہوتے ہیں جو اپنے جذبات پر حکومت کرتے ہیں۔ اور نہایت اطمینان اور سکینت کے ساتھ ایک بات کو سنتے ہیں اور غور کرتے ہیں۔ اسوقت سننے والے عقلمند ہیں یا کم از کم کافی تعداد عقلمندوں کی ہے اور وہ فائدہ کے لئے سننا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں یقین کرتا اور خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو وہ سننے کا موقعہ دے۔ جو سننے کا حق ہے یعنے آپ توجہ سے سنیں اور انپر بہت غور کریں اور ان کو مفید پا کر عمل کریں کیونکہ یہ معمولی آدمی کا کلام نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا کلام ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔ پس اس لحاظ سے اور بھی ضروری ہے کہ آپ بہت توجہ سے سنیں اور عمل کریں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

یستمعون القول فیتبعون

یعنے اچھی باتوں کو سنتے ہیں اور پھر ان کے متبع ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنا کہنا کافی ہے۔

اب مولوی عبدالکریم صاحب وہ لیکچر جو حضرت صاحب نے لکھا ہے آپ کو پڑھ کر سنائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور آپ لوگوں کو سننے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حضرت حکیم الامت یہ افتتاحی تقریر کر چکے تو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کھڑے ہوئے

حضرت اقدس کا لیکچر اسلام پر

مولوی عبدالکریم صاحب کا نام لیکچر کے اشتہار میں ہی عام طور پر دیا گیا تھا۔ یہ واقعات چونکہ ایک تاریخ کا جزو بننے والے ہیں اس لئے ان پر پوری روشنی ڈالنا اور جو جو نتائج حقہ ان سے نکل سکتے ہیں ان کو پیش نہ کرنا لکھنے والی کی خطرناک اور ناقابل عفو فروگذاشت کے مرتکب ٹھیریں گے اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ کسقدر تفصیل سے بحث کریں۔

جن لوگوں کو عام لیکچروں کے سننے کا موقع ملا ہو وہ خوب جانتے ہیں کہ لیکچر کی اغراض کو پورا کرنیکے واسطے کیا کیا طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ سب سے اول لیکچرار وہ تجویز کیا جاتا ہے جو قوم کا مشار الیہ ہو اپنے علم و فضل اور زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی کے علاوہ وسیع معلومات رکھتا ہو۔ اور جہانتک ممکن ہو سننے والوں کے مذاق سے آشنا ہو اپنے مطالب کو فصاحت بلاغت سے ادا کر سکے۔ پھر اس کے لیکچر کیلئے اشتہار دینے والے وہ شخص ہوں جن کا پبلک میں عام رسوخ ہو۔ اور پھر مقام وہ پسند کیا جاتا ہے جو عام گذرگاہ کے موقع پر ہو۔ غرض ان امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

اب اس مقام پر ہمارے ناظرین ذرا غور کریں۔ اسمیں تو کوئی شبہ اور کلام نہیں کہ لیکچر ایسے عظیم الشان انسان کی طرف سے تھا جو دنیا میں غیر معمولی شہرت رکھتا ہے۔ لیکن جب سننے والوں کو یہ معلوم ہو کہ اس لیکچر کے پڑھنے والا وہ خود نہیں ہے تو عام قاعدہ کے موافق انہیں مایوس ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن سیالکوٹ جیسے شہر میں جو مولوی عبدالکریم صاحب کی زادبوم ہے جہاں اس نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ گذارا ہے اگر وہ وہاں کی پبلک میں ایک وقیع اور ممتاز انسان نہ ہوتا اور اپنے تقوے اور نیک چلنی کی وجہ سے خاص امتیاز حاصل نہ کر چکا ہوتا تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ناممکن تھا لوگ اسطرف اس قدر توجہ کرتے۔ حضرت مولویصاحب کا نام اہالیان شہر کی کشش کیلئے ایک ضمانت تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے مولویصاحب کو وہ زبان اور وہ فصاحت عطا کی ہے کہ دوسرے کو اسوقت تک ہماری جماعت میں یہ فضل نہیں ملا۔ ہم نے حضرت حکیم الامت سے بلا واسطہ خود سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ یہ شخص بہت بڑی ترقی کر رہا ہے اور مجھ سے بڑھ گیا ہے حکیم الامت کا پایہ اور رتبہ اپنے رنگ میں سب سے افضل اور اعلےٰ ہے مگر این گلے را رنگ و بوئے دیگر است حضرت اقدس کی زبان مولوی عبدالکریم ہی کے منہ میں سجتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تبھی اسے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے مسلمانوں کا لیڈر فرمایا۔ اب تک جسقدر جلسوں میں حضرت اقدس کا کوئی تحریری مضمون پڑھا گیا۔ اس کے پڑھنے والا یہی شخص تھا۔ جلسہ مذاہب میں اسلام کی فلاسفی والا مضمون پڑھنے والا یہی تھا۔ لاہور کا پچھلا لیکچر بھی اسی نے پڑھا ان سب سے بھی دور پیچھے ۱۸۹۳ء میں آتھم کے ساتھ جب مباحثہ ہوا اسوقت بھی پڑھنے والا یہی تھا اور یہ لیکچر بھی اسی نے پڑھا۔

یہ سعادت یہ فخر خدا تعالیٰ نے مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے رکھا ہے اور دوسرے کو اسوقت تک اس میں شریک نہیں کیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

لیکچر کے وقت مولویصاحب کی کیا حالت تھی؟

غرض مولوی عبدالکریم صاحب کھڑے ہوئے۔ خدا کی قدرت ہے کہ جب کبھی کوئی ایسا اتفاق مولویصاحب کو لیکچر پڑھنے کا ہوا ہے جہانتک ہم نے دیکھا ہے بجز ۱۸۹۶ء کے مولویصاحب کی طبیعت ہمیشہ ناساز رہی علی العموم نکرس میں گردوں کی وجہ سے تکلیف رہتی ہے لاہور کے جلسہ پر بھی آپ بیمار تھے لیکن محض خدا کے فضل سے آپ نے جس کامیابی سے لیکچر کو ختم کیا وہ ایک نشان تھا۔ سیالکوٹ میں مولویصاحب کی حالت صحت اور بھی گر گئی تھی بہت ہی نحیف اور نزار ہو گئے تھے۔ اور اسوقت جبکہ لیکچر پڑھنے کے لئے آپ کھڑے ہوئے پوری صحت اور تندرستی کی حالت میں نہ تھے اس لئے مولویصاحب موصوف کا لیکچر کو پڑھنا اور اسے ختم کرنا یہ بھی حضرت اقدس کی سچائی کی زبردست دلیل تھی۔

مولویصاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا

اس مضمون کو سنانے سے پہلے میں تبرک کے طور پر چند آیات قرآن شریف کی پڑھونگا اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس مضمون کو شروع کروں گا یہ کہکر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں۔

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ۰ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولئک ھم الفٰسقون ۰ لا یستوی اصحٰب النار واصحٰب الجنۃ اصحٰب الجنۃ ھم الفائزون ۰ لو انزلنا ھٰذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون ۰

ان آیات کو تلاوت کرنے کے بعد آپ نے وہ مطبوعہ لیکچر جو اسلام کے نام سے چھپ کر شائع ہوا ہے پڑھنا شروع کیا اس امر کے اظہار کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ آپ کے لیکچر کے پڑھنے کے وقت عام جلسہ میں پورا سکوت اور امن تھا اور لوگ ہمہ تن گوش سن رہے تھے کسی مرحلہ یا مقام پر کوئی بدنظمی یا عدم توجہی پیدا نہیں ہوئی بلکہ سامنے کے سامعین کو باوجودیکہ دہوپ آگئی تھی لیکن وہ ذرا بھی اس سے افسردہ خاطر نہیں ہوئے۔ اس شوق نے انہیں دہوپ کا احساس بھی ہونے نہیں دیا۔

لیکچر میں کیا ہی؟

اس لیکچر میں سب سے اول اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان ایک کھلا کھلا اور بین امتیاز دکھلایا اور بتایا کہ انمیں بگاڑ کیوں پیدا ہوتے ہیں بگاڑوں کو ضرورت اسلام نے دلائل ثابت

گیا چنانچہ ان الفاظ میں آپ نے اسے ادا فرمایا۔ دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کیجائے تو معلوم ہو گا۔ کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتدا سے جھوٹے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی۔ اور وہ ایسے باغ کیطرح ہو گئے جسکا کوئی باغبان نہیں اور جسکی آبپاشی اور صفائی کیلئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے۔ اور انکی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑھ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا۔ اور چونکہ وہ چاہتا تھا۔ کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے۔ اس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس باغ کی نئے سرے آبپاشی کی۔ اور اسکو خشک ہونے سے بچایا۔ اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندہ خدا اصلاح کیلئے قائم ہوا جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے اور ان کو سخت ناگوار گذرا۔ کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو انکی رسم اور عادت میں داخل ہو چکی ہے لیکن خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا۔ یہانتک کہ اس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے۔ خدا نے چودہوین صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور دین اسلام کی تجدید فرمائی۔ مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی اس لئے وہ سب مذہب مر گئے۔ انمیں روحانیت باقی نہ رہی۔ اور بہت سی غلطیاں اُن میں ایسی جم گئیں۔ کہ جیسے بہت مستعمل کپڑہ پر جو کبھی دھویا نہ جائے میل جم جاتی ہے۔ اور ایسے انسانوں نے جنکو روحانیت سے کچھ بہرہ نہ تھا اور جن کے نفس امارہ سفلی زندگی کی آلائشوں سے پاک نہ تھے۔ اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق ان مذاہب کے اندر بیجا دخل دے کر ایسی صورت ان کی بگاڑ دی کہ اب وہ کچھ اور ہی چیز ہیں۔ شلاً عیسائیت کے مذہب کو دیکھو کہ وہ ابتدا میں کیسے پاک اصول پر مبنی تھا اور جس تعلیم کو حضرت مسیح علیہ السلام نے پیش کیا تھا۔ اگرچہ وہ تعلیم قرآنی تعلیم کے مقابل پر ناقص تھی کیونکہ ابھی کامل تعلیم کا وقت نہیں آیا تھا۔ اور کمزور استعدادیں اسکی لائق بھی نہ تھیں تاہم وہ تعلیم اپنے وقت کے مناسب حال نہایت عمدہ تعلیم تھی وہ اسی خدا کی طرف رہنمائی کرتی تھی جسکی طرف توریت نے رہنمائی کی لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد مسیحیوں کا خدا ایک اور خدا ہو گیا جس کا توریت کی تعلیم میں کچھ بھی ذکر نہیں اور بنی اسرائیل کو اسکی کچھ بھی خبر نہیں۔ اس لیئے خدا پر ایمان لانے سے تمام سلسلہ توریت کا الٹ گیا۔ اور گناہوں سے حقیقی نجات اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے جو ہدایتیں توریت میں تھیں وہ سب درہم برہم ہو گئیں۔ اور تمام مدار گناہ سے پاک ہونے کا اس اقرار پر آ گیا کہ حضرت مسیح نے دنیا کو نجات دینے کے لئے خود صلیب قبول کی اور وہ خدا ہی تھے۔ اور نہ صرف اسیقدر بلکہ توریت کے اور کئی ابدی احکام توڑ دیئے گئے۔ اور عیسائی مذہب میں ایک ایسی تبدیلی واقعہ ہوئی کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام خود بھی دوبارہ تشریف لے آویں تو وہ اس مذہب کو شناخت نہ کر سکیں نہایت حیرت کا مقام ہے کہ جن لوگوں کو توریت کی پابندی کی سخت تاکید تھی۔ انہوں نے یکلخت توریت کے احکام کو چھوڑ دیا۔ مثلاً انجیل میں کہیں حکم نہیں۔ کہ توریت میں تو سور حرام ہے اور میں تم پر حلال کرتا ہوں۔ اور توریت میں تو ختنہ کی تاکید ہے اور میں ختنہ کا حکم منسوخ کرتا ہوں پھر کب جائز تھا۔ کہ جو باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہہ سے نہیں نکلیں۔ وہ مذہب کے اندر داخل کر دی جائیں۔ لیکن چونکہ ضرور تھا۔ کہ خدا ایک عالمگیر مذہب یعنی اسلام دنیا میں قائم کرے اس لئے عیسائیت کا بگڑنا اسلام کے ظہور کے لیئے بطور ایک علامت کے تھا۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ اسلام کے ظہور سے پہلے ہندو مذہب بھی بگڑ چکا تھا۔ اور تمام ہندوستان میں عام طور پر بت پرستی رائج ہو چکی تھی اور اسی بگاڑ کے یہ آثار باقیہ ہیں۔ کہ وہ خدا کو اپنی صفات کے استعمال میں کسی مادہ کا محتاج نہیں۔ اب آریہ صاحبوں کی نظر میں وہ پیدایش مخلوقات میں ضرور مادہ کا محتاج ہے۔ اس فاسد عقیدہ سے ان کو ایک دوسرا فاسد عقیدہ بھی جو شرک سے بھرا ہوا ہے۔ قبول کرنا پڑا۔ یعنی یہ کہ تمام ذرات عالم اور تمام ارواح قدیم اور اناوی ہیں۔ مگر افسوس کہ اگر وہ ایک نظر غائر خدا کی صفات پر ڈالتے تو ایسا کبھی نہ کہہ سکتے۔ کیونکہ اگر خدا پیدا کرنیکی صفت میں جو اس کی ذات میں قدیم سے ہے انسان کیطرح کسی مادہ کا محتاج ہے تو کیا وجہ کہ وہ اپنی صفت شنوائی اور بینائی وغیرہ میں انسان کی طرح کسی مادہ کا محتاج نہیں۔ انسان بغیر توسط ہوا کے کچھہ سن نہیں سکتا اور بغیر توسط روشنی کے کچھہ دیکھہ نہیں سکتا۔ پس کیا پرمیشر بھی ایسی کمزوری اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ بھی سننے اور دیکھنے کے لئے ہوا اور روشنی کا محتاج ہے۔ پس اگر وہ ہوا اور روشنی کا محتاج نہیں۔ تو یقیناً سمجھو کہ وہ صفت پیدا کرنے میں بھی کسی مادہ کا محتاج نہیں یہ منطق سراسر جھوٹ ہے کہ خدا اپنی صفات کے اظہار میں کسی مادہ کا محتاج ہے انسانی صفات کا خدا پر قیاس کرنا۔ کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ اور انسانی کمزوریوں کو خدا پر چسپاں کرنا بڑی غلطی ہے انسان کی ہستی محدود اور خدا کی ہستی غیر محدود ہے۔ پس وہ اپنی ہستی کی قوت سے ایک اور ہستی پیدا کر لیتا ہے۔ یہی تو خدائی ہے اور وہ اپنی کسی صفت میں مادہ کا محتاج نہیں ہے ورنہ وہ خدا نہو۔ کیا اس کے کاموں میں کوئی روک ہو سکتی ہے؟ اور اگر مثلاً چاہے کہ ایک دم میں زمین و آسمان پیدا کر دے۔ تو کیا وہ پیدا نہیں کر سکتا ہندوؤں میں جو لوگ علم کے ساتھہ روحانیت کا بھی حصہ رکھتے تھے اور نری خشک منطق میں گرفتار نہ تھے۔ کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوا جو آجکل پرمیشر کی نسبت آریہ صاحبان نے پیش کیا ہے۔ یہ سراسر عدم روحانیت کا نتیجہ ہے +

پیسہ اخبار میں حضرت اقدس کی جو زبانی تقریر چھپی تھی اور جس کو ہم نے اس وقت روزانہ پیسہ میں چھپوایا تھا۔ بعض لوگوں نے اپنی غلط فہمی سے اس سے یہ سمجھہ لیا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے گویا کل مذاہب کو سچا قرار دیدیا ہے۔ یہ نتیجہ جو غلط تھا حضرت اقدس کے کسی فقرہ سے نہیں نکالا گیا تھا۔ بلکہ پیسہ اخبار میں جو تقریر چھپی ہے اس میں کوئی بھی فقرہ ایسا نہیں ہے جس کے یہ معنے ہو سکیں . . . .

. . . .

بلکہ جس فقرہ کو ٹھوکر کا باعث قرار دیا گیا ہے وہ پیسہ اخبار میں یون ہے "دیہ بھی یاد رکھو کہ میرا یہ مذہب نہیں کہ اسلام کے سوا سب مذاہب بالکل جھوٹے ہیں" اس فقرہ میں بالکل کا لفظ اس وہم کو قطعاً دور کر رہا ہے۔ غرض پیسہ اخبار کے نامہ نگار کی تحریر غلط نہ تھی اور نہ وہ اس نتیجہ کو پیدا کرنیوالی تھی۔ بلکہ ان لوگوں کی اپنی غلطی تھی جنہوں نے اس سے ایسا نتیجہ نکال لیا غرض اسلام اور دیگر مذاہب میں ایک امتیاز بتا کر پھر آپ نے عیسائیت موجودہ کی حقیقت کو بیان کیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت اور آپ کی رسالت کی صداقت پر دلایل بیان فرمائے۔ منجملہ ان کے ایک یہ فرمایا کہ آپ اس وقت تشریف لائے جب ضرورت تھی اور اسوقت دنیا سے گئے جب اس کام کو پورے طور پر کر لیا۔ اسی کے ضمن میں آپ نے ان تبدیلیوں کا ذکر فرمایا جو حضور کی ذات بابرکات سے ہوئیں۔ یعنے عرب کے وحشیوں کو آپ نے بہائم سے انسان بنایا پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت انمیں پھونک دی۔ اور سچے خدا کی ساتھہ ان کا تعلق پیدا کر دیا" اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نو نامون محمد اور احمد کا فلسفہ بتایا اور اس کے ضمن میں اپنے زمانہ کی طرف اشارہ کیا اور زمانہ کے ساتوں ہزاروں کی تشریح فرمائی۔ اور اپنی ضرورت دکھائی۔ اور وہ آثار جو اس زمانہ کے لئے بتائے گئے تھے ان کا پورا ہونا دکھایا۔

(باقی آئندہ)

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علے الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت نصیب اعدا کسیقدر ناساز رہی۔ خاندان رسالت کے تمام ممبر خیریت سے ہیں۔

۲۔ بزرگان ملت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کرشن اوتار پر ایک مبسوط رسالہ لکھنا چاہتے ہیں۔

ہفتہ زیر اشاعت کے الہامات

(۱) الہام
روز نقصان پر تو نیاید

رویا
(۲) مولوی حکیم نورالدین صاحب نے نماز جہری میں سورہ فاتحہ پڑہکر الطارق وما ادراک ما الطارق پڑہا

رویا
(۳) حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ الاحد حضرت کو کچھ دیر تک نہیں ملا حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی اسکی تلاش کر رہے ہیں تب حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ یہ مبارک موجود تو ہے پھر حضرت نے تین سجدہ شکر کے کئے زمین پر۔

الہام۔ غلام تا در آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ ردّ اللہ الی۔

رویا۔ اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں یا زیادہ۔

مقدمہ کے متعلق

مقدمہ کے متعلق اپیل کے دائر ہونے کی خبر پہلے لکھ چکے ہیں ۲۶ نومبر ۱۹۰۴ء پیشی کیلئے تاریخ مقرر تھی مگر جناب سشن جج صاحب نے وجوہات اپیل پر غور کر کے تاریخ مقررہ سے پہلے ہی فیصلہ کر دیا اور ۶ جنوری ۱۹۰۵ء تاریخ مقرر کر کے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری ہو گیا ہے ۶ جنوری کو مقدمہ انشاء اللہ پیش ہو گا۔ اشتہار طلب کئی ہیں +

وقت کی قدر کرو — وقت کی قدر و قیمت یا تو وہ لوگ کر سکتے ہیں جو دنیا دار ہیں اور یا ہم دیندار جو نماز کی پابندی کی قدر کرتے ہیں [illegible]

ریمارک

سیاحت فتح خانی - یعنی اونریبل نواب فتح علی خاں صاحب قزلباش - سی - آئی - ای صاحب رئیس اعظم لاہور کا سفرنامہ - ہم نواب صاحب کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے سیاحت فتح خانی کی ایک جلد دفتر الحکم میں بھی بھیجی ہے - ہم نے اس کتاب کو شروع سے لیکر آخیر تک پڑھا ہے - یہ سفرنامہ نواب صاحب موصوف کے اس سفر کا ہے جب آپ بہ تقریب ایڈورڈ ہفتم شاہنشاہ ہند کی رسم تاجپوشی پر انگلستان تشریف لے گئے تھے - کتاب مذکورہ ۱۵۰ صفحوں پر اور قطعات تصاویر ملاکر ۲۰۰ صفحوں پر چھپی ہے - چھپائی لکھائی اور کاغذ وغیرہ جملہ مراتب اعلےٰ درجہ کے ہیں - یہ کتاب نواب صاحب موصوف نے خاص طور پر مفت تقسیم کی ہے - اگرچہ کتاب مذکور ایسی ہے کہ اس کے بعض حصے انتخاب کے طور پر درج کئے جاتے - مگر افسوس ہے ہم کمی گنجائش کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکے تاہم مختصر الفاظ میں اتنا کہتے ہیں کہ یہ کتاب پڑھنے کے قابل ہے اور نہایت قابلیت سے مرتب کیا گیا ہے -

تلافی مافات یعنی مولانا شبلی اور مسئلہ تقدیر

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مولانا شبلی صاحب کا لکھا ہوا مضمون "اسلام اور تمدن و ترقی" ہم نے الندوہ سے لیکر شائع کیا تھا - اس میں مسئلہ تقدیر کے متعلق بحث کرتے ہوئے مولانا شبلی صاحب نے لکھا ہے کہ اسلام نے انسان کو **مختار کل قرار دیا ہے** اس فقرہ پر ہم نے بذریعہ ایک فٹ نوٹ کے لکھا تھا کہ ہماری رائے میں یہ خیال اونکا صحیح نہیں اس پر ایک نوٹ اسی اشاعت میں لکھنا چاہا تھا مگر افسوس ہے کہ ہم نہیں لکھ سکے اسلئے آج اس وعدہ کا ایفا کرتے ہیں -

ہمارا مذہب لَا جَبْرَ وَلَا اختیار ہے

(یہ ممکن ہے کہ ایڈیٹر الحکم نے ہی ایسا سمجھنے میں غلطی کہائی ہو اگر اس کی اس غلطی پر اسے تنبیہ کر دیا جاوے تو وہ اعتراف کے لئے طیار ہے -)

لَا جَبْرَ وَلَا اختیار جو ہم اپنا مذہب (اسلام کا منشاء) پیش کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ اسلام نہ تو انسان کو اس قسم کا مجبور قرار دیتا ہے جو معترضین اسلام مسئلہ تقدیر کو اپنی غلط فہمی سے نشانہ بناکر پیش کرتے ہیں اور نہ اس قسم کا مختار بناتا ہے جو بعض نادان سمجھتے ہیں کہ وہ ہر امر میں کامل اختیار رکھتا ہے جو چاہے سو کرے -

حقیقت یہ ہے کہ فطرت انسانی ہمیں بتاتی ہے کہ بعض قوتیں انسان کی اپنے حیطہ اختیار و اقتدار میں ہیں اور ان سے کام لینا یا نہ لینا انسان کے اختیار میں ہے - مثلاً ہاتھ سے کام لینا یا زبان سے بولنا آنکھ سے دیکھنا وغیرہ اور بعض قوی ایسے ہیں کہ اون پر اسکا کچھ بھی دخل و اختیار نہیں ہے جیسے زبان میں ذائقہ کی قوت یا آنکھ میں دیکھنے کی قوت - انسان نہیں کہہ سکتا کہ میٹھی چیز کہاوے اور زبان کو کہے کہ تو اسے تلخ ظاہر کر یا آنکھیں کہلی ہوں اور وہ آنکھ کو کہے کہ فلاں چیز دیکھ اور فلاں نہ دیکھ - یا اندر ہی اندر جو انسان میں نشو و نما ہوتا ہے کہیں ہڈیاں بن رہی ہیں کہیں خون بن رہا ہے وغیرہ انسان انکے بنانے یا نہ بنانے پر کوئی اختیار نہیں رکھتا ہے - پس یہ قوی اسکے اختیار اور اقتدار سے باہر ہیں - جب یہ دو قسم کا قانون انسان کے اندر کام کر رہا ہے تو ایسی صورت میں انسان کو مجبور مطلق یا مختار مطلق کہنا سراسر غلطی ہے - اور اسی اصل پر غور نہ کرنے کی وجہ سے مسئلہ تقدیر پر نادان لوگوں نے اعتراض کئے ہیں -

پہلے پہل سوال ہوتا ہے کہ تقدیر کیا ہے؟

تقدیر کا مفہوم اور مطلب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر چیز کو ایک اندازہ پر بنایا ہے اور ہر ایک چیز کا ایک نتیجہ قرار دیا ہے جیسے آنکھیں دیکھتی ہیں سن نہیں سکتی آگ میں ہاتھ ڈالو گے تو جل جائیگا - وغیرہ وغیرہ -

یہ اسلامی شریعت کی ناواقفی اور کم سمجھی کی وجہ ہے جو تقدیر ایسے مسئلہ پر جو تمام بلند پروازیوں کی جڑ ہے - اعتراض کیا جاتا ہے -

ہم بلا تامل کہتے ہیں کہ جیسے ایک مجبور مطلق کو سزا دینا معترضین تقدیر کے نزدیک نامناسب ہے ویسے ہی ایک مختار مطلق کو سزا دینا بھی صحیح نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ اسی ہیئت اور حیثیت میں درست اور تمام ترقیوں کی جڑ ہے جو اسلام نے قرار دیا ہے کہ نہ اسے مجبور مطلق قرار دیا ہے نہ مختار مطلق -

جن اعمال و افعال میں وہ مجبور مطلق ہے ان پر شریعت اسلامی کا کوئی فتویٰ سزا یا جزا کا نہیں ہے - جیسے ہم نے اوپر بیان کیا ہے مثلاً ہڈیوں کے بننے یا انسان کے شعروں کے متعلق کہ قد لمبا یا نہ ہو - یا رنگ الیسا ہو ان پر شریعت کا کوئی فتویٰ نہیں ہے ہاں جن افعال پر انسان کو اقتدار اور اختیار ہے اور وہ اعمال اس کی طاقت کے اندر ہیں ان پر وہ حکمرانی کرتا ہے - جیسے مثلاً آنکھ سے دیکھنا اور آنکھ کو بند رکھنا یہ انسان کے اختیار میں تھا اسلئے حکم ہوا کہ **قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ** - مومنین سے کہدو کہ نگاہیں نیچی رکھا کریں - زبان سے بولنا یا نہ بولنا اسکے اختیار میں تھا اسلئے زبان کے متعلق احکام صادر ہوئے - غرض جن جن قوی پر انسان کو اختیار ہے - انہیں کے متعلق احکام شریعت ہیں - یہی وجہ ہے کہ ملت اسلام کا باپ - ابراہیم حنیف علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتا ہے **وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ** جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے - پس ہمارے نزدیک کسیقدر اختصار کے ساتھ یہ حقیقت ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں عید الفطر کی تقریب کے قریب آجانے کی وجہ سے ہم عید فنڈ کی طرف چندہ قوم کو توجہ دلا چکے ہیں آج ڈائرکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام کا کارڈ جو انہوں نے بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجا ہے شائع کرتے ہیں - وہو ہذا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

برادرم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - عید الفطر کا مبارک دن قریب آرہا ہے - اس واسطے میں آپکو بہ موقعہ یاد دلاتا ہوں اور چندہ عید فنڈ ایک روپیہ ۱ فی کس احمدی ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے یتامیٰ اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کرکے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم مدرسہ ارسال فرماویں بسبب کالج بننے اور مدرسہ کے سرکاری منظور ہو جانے کے عمارت اور سامان اور ملازمین مدرسہ اور وظائف غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کے واسطے سخت سے فنڈ کی ضرورت ہے جسکا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے - والسلام -

آپکا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

قائم مقام ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

نواب علی شاہ صاحب کی خواب کی تعبیر

الحکم مورخہ ۱۰ و ۱۷ ار نومبر ۱۹۰۵ء میں نواب علی شاہ صاحب ساکن کشمیر نے اپنا ایک خواب چھپوایا ہے جس میں انہوں نے ایک زمین میں چلتے چلتے پہلے ایک سانپ اور پھر بہت سے سانپ مرے ہوئے چوہوں کے کہائے ہوئے اور چوہوں سے کہاتے جارہے ہوئے دیکھے ہیں -

مولوی محمد فضل صاحب نے جو تعبیر کی ہے وہ بجائے خود ہے لیکن میرے نزدیک اسکی تعبیر یہ ہے نواب علے شاہ میں لفظ نواب کے معنے نائب اور خلیفہ کے ہیں اور علے شاہ یعنی بلند بادشاہ خود باری تعالیٰ ہے جس کا خلیفہ یعنی حضرت مسیح موعود اسوقت اس زمین پر وارد ہوا ہے - وہ دنیا کے واسطے رحمت تہا مگر بدقسمت دشمن بہ سبب اپنے شامت اعمال کے اسی سے ٹہوکر کہا کر گرے - آدم اور شیطان کے مقابلہ میں اونہوں نے شیطان کا طرف لیا اسلئے وہ سانپ کی شکل میں دکہائی دئے - جو آدم کا پورانا دشمن ہے - چوہا فاسق ہے عربی میں اس کو فویسق کہتے ہیں - فسق بدعہدی کا نام ہے - ابتداء سے پیغمبروں کے ذریعے اور خاصکر حضرت خاتم الانبیاء کے ذریعہ سے جو عہد اہل کتاب سے لیا گیا تہا کہ وہ دجال کے فتنہ کے وقت مسیح کا ساتھ دیں گے - اوس عہد کو ان لوگوں نے فسق کیا یہی فسق ان لوگوں کو کہا رہا ہے - اور وہ بجائے اوپر آسمان کی طرف چڑہنے کے نیچے زمین میں دہس رہے ہیں اور اخلد الی الارض کا مصداق بن رہے ہیں طاعون کا کیڑا بہی زمین سے ہی نکلتا ہے اور چوہوں کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچتا ہے - اس خواب سے ملک کشمیر کے طاعون زدہ ہونے کا بہی خوف ہے -

یہ تعبیر میرے خیال میں خواب کو پڑہتے ہوئے ساختہ آئی ہے - واللہ اعلم بالصواب -

محمد صادق - عفی اللہ عنہ

قادیان

کچھہ اپنی نسبت

ہم ان بقایا داران کے شکر گذار ہیں جنہوں نے مطبع کی ضروریات کو محسوس کرکے با خوف خدا اپنا بقایا صاف کر دیا ہے اور مطبع کے بہیجے ہوئے وی پی وصول کرلئے ہیں -

ا - اور ہم آج اون احباب کا بہی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کئی مرتبہ وی پی واپس کئے ہیں کیونکہ آخر ہم ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء کو اون کے نام اخبار بہیجنا بند کر دینگے - اور اسطرح پر آخر سال تک کچھ بہی فائدہ ہوگا اور بعض ہمدردان الحکم جب دفتر الحکم میں تشریف لاکر بقایا داران کے رجسٹر کو دیکھا کرتے ہیں تو وہ اون کے اسماء گرامی کو ہمدردان قوم میں پاکر کچھ افسوس کرینگے -

سال رواں کے اختتام میں اب ایک ہی مہینہ باقی سمجھئے - اس لئے اب اطلاع دیجاتی ہے کہ سالہائے گذشتہ کے معمول کے موافق ۱ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو الحکم سالانہ قیمتوں کے وصول کرنے کے واسطے بذریعہ وی پی بہیجا جاوے گا - اور اس سے پہلے بذریعہ مطبوعہ کارڈوں کے حسب معمول اطلاع دیجاویگی - میں یقیناً عرض کرتا ہوں کہ اخبار کے استحکام کے لئے قوم کی مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے اور اس امر کی ضرورت کہ وقت پر واجب چندہ ادا کیا جاوے - قومی اخبار قومی ڈونیشنوں سے چلتے ہیں لیکن الحکم کہہ سکتا ہے کہ بلا استغناے چند آدمیوں کے جنہوں نے حقیقتاً وقتاً فوقتاً اس کی تحریروں پر توجہ کرکے ان حضور توپ کو قادیان سے دور رہ کر بہی محسوس کیا - کسی شخص کو یہ موقعہ نہیں ملا کہ وہ ۱۵ سے ڈونیشن دے - اور نہ کبہی الحکم کی طرف سے اس قسم کی درخواست ہی ہوئی ہے - یہ ایسی باتیں ہیں جو قوم کو خود محسوس کرنی چاہئیں - بہرحال آئندہ کے لئے اگر خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور اس خدمت کے قابل ہمیں رکھا تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ صرف ان خریداروں کے نام الحکم جاری رکھا جاوے جو پیشگی قیمت دینے والے ہوں ہاں بعض خوش معاملہ لیکن غیر مستطیع احباب جو اس سات آٹھ سال میں ہمیشہ خوش معاملہ ثابت ہوئے ہیں اس قاعدہ سے مستثنےٰ کئے جاویں - اسلئے ہر شخص کو اپنی جگہ سوچ لینا چاہئے کہ آیا وہ الحکم پیشگی قیمت سے خرید سکتا ہے یا نہیں -

یہ قاعدہ پختہ کر لیا جاوے گا کہ جو شخص وی پی واپس کریگا بجائیکہ اوسے پہلے اطلاع دیگئی ہو

اور وہ وی پی جاری ہونے سے پہلے اوس کے نہ پہونچنے کی اطلاع دیدے یا قبل از وقت اسکی اطلاع نہ پہونچ سکے اور ستثنے کرکے ہر واپس شدہ وی پی پر نام خارج کر دیا جاویگا - اس سال سطح کو ار حصہ میں بھی بہت سا خسارہ ہوا ہے یہ بھی یاد رہے کہ جن احباب کا سالانہ چندہ بذریعہ وی پی وصول ہوا ہے اون سے وی پی کمیشن وصول نہیں گیا وہ اس مرتبہ شامل کر لیا جاویگا -

تفسیر القرآن اور اوسکے خریدار

ہم نے اطلاع دیدی کہ تفسیر القرآن کا دوسرا پارہ شائع ہو گیا اور اکثر خریداروں کے نام وہ روانہ بھی ہو گیا - لیکن ابھی تک بعض ایسے بھی معلوم ہوئے ہیں کہ جن کے پاس متفرق اجزا پہونچے ہوئے ہیں اور انہوں نے ابھی تک باقی اجزا کے طلب کرنے کی اطلاع نہیں دی ایسی صورت میں ہم بری الذمہ ہیں - اگر کسی کو باقی اجزا نہ ملے ہوں - ہاں اگر اطلاع دینے پر نہ بھیجے جاویں تو ہم ذمہ دار ہیں - جن لوگوں کے پاس اجزا پہونچے ہوئے ہیں اور ان کے پاس مکمل پارہ بھی پہنچ گیا ہے - انہیں چاہئے کہ وہ اجزا واپس بھیجدیں درخواست میں صاف لکھا جاوے کہ اس صفحہ تک پارہ دوم پہونچا ہوا ہے -

نکاح کی ضرورت

ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی میاں رحمتہ اللہ صاحب جو لاہور کے ارائیں قوم سے ہیں اور بنگہ ضلع جالندہر میں ایک اچھی دوکان سبزی اور میوہ فروشی کی رکھتے ہیں اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - میاں رحمت اللہ نوجوان ہیں - اون کی عمر ۲۴ سال کی ہے - اور لکھے پڑھے ہیں - جہانتک ایڈیٹر الحکم کو ان سے ذاتی تعارف اور اون کے حالات کی واقفیت ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میاں رحمت اللہ خدا کے فضل و کرم سے ایک دیندار اور شریف آدمی ہے - جو صاحب ان سے اس قسم کا تعلق پیدا کرنا چاہیں وہ براہ راست میاں رحمت اللہ احمدی بنگہ ضلع جالندہر کے پتہ پر یا ایڈیٹر الحکم کی معرفت خط و کتابت کرے -

ایک اور بھائی طالب نکاح ہے

[illegible] احمد صاحب نومسلم جو ایک شریف گھرانہ کے [illegible] زاور [illegible] سے مسلمان ہیں - اور [illegible] فضل سے احمدی ہیں اور خاص قادیان [illegible] کے لئے شیر فروشی کا کام کرتے ہیں) [illegible] ہیں شیخ صاحب اپنا

گذارا کرتے ہیں نوجوان اور نیک ہیں - اور تعلق پر وہ اپنے کاروبار کو بڑھا سکتے ہیں ہمارے اپنے خیال میں ایک دیندار اور متقی آدمی تو مال و دولت کی پروا نہیں کرتا - البتہ شرافت نیک چلنی - اور پرہیزگاری کو مقدم کر لیتا ہے - کیونکہ متقی کے لئے یہ سامان خود مولیٰ کریم ہو جاتا ہے -

ایک ضروری بات

اکثر احباب اور خریداران الحکم نے وقتاً فوقتاً ہمیں لکھا ہے اور زبانی بھی جب انہیں ملاقات کا موقع ہوا ہے تو فرمایا ہے کہ جو نئی کتاب دفتر الحکم سے یا قادیان سے شائع ہو ہمیں بلا تکلف بذریعہ وی پی بھیجدی جایا کرے - ہم نے ایسے بزرگواروں کے نام باقاعدہ اپنے کسی رجسٹر میں اپنی لاپروائی یا غفلت سے درج نہیں کئے - اور پھر ایسے بزرگوں سے شرمندہ ہونا پڑا اب ہم نے ارادہ کیا ہے کہ مستقل طور پر ایسے خریداروں کے نام نوٹ کر لئے جاویں اسلئے بجائے اس کے کہ سب صاحب ہمیں اطلاع دیں صرف وہ بزرگ براہ کرم اطلاع دیں جنکا نام درج رجسٹر کیا جاوے ہم آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ایسے تمام بزرگوں کی یادداشت مکمل کر لیں گے - اس کے بعد جو بزرگ اس سلسلہ میں اپنا نام نہ بھیجیں گے انکے سوا کل خریداران الحکم کو خریداران کتب جدید سمجھ لیا جاوے گا - اور پھر ہر جدید کتاب انکی نسبت میں بھیجدی جاویگی - اس لئے ہر ایک بھائی اس امر پر غور کرکے ہمیں اطلاع دے اگر وہ نام درج نکرانا چاہیں - (ایڈیٹر الحکم)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی علمی عملی دلچسپیوں کا سامان

ایڈیٹر الحکم نے ان دنوں دو جدید کتابیں خود لکھی ہیں اور دو کتابیں تالیف کی ہیں پہلی دو کتابوں میں سے ایک کا نام

نماز اور اسکی حقیقت

ہے - اس عجیب اور قابل قدر کتاب کی خوبیوں سے اطلاع پانے کے لئے ہمارے ناظرین ۱۰ - دسمبر کے الحکم کا انتظار کریں جس میں اسکا مفصل اشتہار ہے فہرست مضامین دیا جاویگا جس انداز اور اسلوب کے اسکو ایڈٹ کیا گیا ہے ہم بجائے خود دیکھتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز اسے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاویگا -

دوسری کتاب

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مستورات کے دلچسپ سلسلہ کا دوسرا نمبر یا

موتیوں کی لڑی کا دوسرا حصہ

ہے جو انہیں ایام مبارک رمضان میں لکھا جا رہا ہے اس رسالہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت اور اوسکی صداقت کو عجیب طرز پر دکھایا ہے مستری عورتوں کے ہتکھنڈوں

سے بچنے کی راہ بتلائی ہے اور عام فہم اور سلیس فقروں میں عیسائی مذہب کے رد کا کارگر حربہ سکھایا ہے اسلامی تعلیم کی خوبیوں اور قرآن کریم کے زندہ اعجاز کا ثبوت دیا ہے - وہم پرستی اور رسم پرستی کے نقصانات - فقیروں کے ہتکھنڈے ٹونے ٹوٹکو کی خرابیاں دکھائی گئی ہیں - اس کتاب کا مفصل اشتہار مع فہرست مضامین بھی اسی اشتہار میں دیا جاویگی (انشاء اللہ)

اسکے سوا

دو قابل قدر اور ضروری کتابیں اور تالیف ہوئی ہیں اور وہ دونو کاتب لکھ رہے ہیں - انہیں سے ایک کا نام غالباً

خطبات کریمیہ

ہوگا - یہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہوگی جس میں سے ہر ایک حصہ میں ۲۰ خطبہ ہونگے یہ خطبے ہیں جو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے مختلف میں پڑھے ہیں - اس سے کتاب کی خوبی اور عظمت کا پتہ لگ سکتا ہے - ہر جگہ قریباً جمعہ کی نمازوں میں یہی خطبے پڑھے جاتے ہیں -

دوسری کتاب

جو تالیف ہو چکی ہے اور کاتب لکھ رہا ہے وہ مجاہد المسیح یا اسی قسم کے او مناسب نام سے موسوم ہوگی - اس کتاب میں وہ اردو فارسی اشعار جمع کئے گئے ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثنا و نعت میں لکھے گئے ہیں - یہ کتاب حضرت حجتہ اللہ سے رابطہ ایمان و محبت بڑھانے کے لئے کارگر اور مجرب نسخہ ہوگی اپنی طرز کی نئی در ثمین کہلائیگی -

ان چاروں کتابوں کے لئے دفتر الحکم کے سوا اور کہیں درخواست نہیں کرنی چاہئے قیمت کی نسبت ابھی ہم کچھ نہیں کہ سکتے -

مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمان

حضرت اقدس حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے مکتوبات کو خاکسار ایڈیٹر الحکم نے جو عرصہ سے اون کی تلاش و جستجو میں تھا بہت بڑی مقدار میں جمع کر لیا ہے - اور ابھی کر رہا ہے - وقتاً فوقتاً الحکم کے ذریعہ بھی ان گراں بہا اور اچھوتے حقائق کو ناظرین الحکم کے لئے پیش کیا ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے ارادہ کیا ہے کہ ان مکتوبات کو پانچ مختلف جلدوں میں چھاپ دیا جاوے اور جہانتک ممکن ہو اور اسباب میسر آ سکیں کوشش کی جاوے - کہ وہ خوشخط عمدہ اور صحیح چھپیں اس کے لئے مدد کرنا اس قوم کا فرض ہے - جو جری اللہ فی حلل الانبیاء کو شناخت کر چکی ہے اور اس کے کلمات طیبات کی قدر سمجھتی ہے - صحت کے لئے

بزرگان ملت کی امداد کی ضرورت ہے جس کے لئے مجھے امید ہے کہ انہیں دریغ نہ ہوگا اور وہ اس کام میں مجھے مدد دینا اپنا روحانی فرض سمجھیں گے - ان مکتوبات کو میں بتفصیل ذیل پانچ حصوں پر تقسیم کروں گا -

اوّل - وہ مکتوبات جو اسلام کے مسائل یا کسی آیت کی تفسیر کے متعلق ہیں -

دوم - وہ مکتوبات جو تعبیر خواب وغیرہ کے متعلق ہیں -

سوم - وہ مکتوبات جو مختلف مذاہب کے رد میں ہیں - اسی میں وہ مکتوبات بھی شامل ہوں گے - جو مختلف مذاہب کے لیڈروں یا گدیوں کے نام لکھے گئے ہوں -

چہارم - وہ مکتوبات جو اتمام حجتہ اسلام یا اپنی ذات کے متعلق مسترشدین یا مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو لکھے -

پنجم - وہ مکتوبات جو شاہان وقت کو لکھے ہیں - ظاہر ہے کہ یہ عظیم الشان کام ہے لیکن میں اپنی قوم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اوس کا ناچیز اور حقیر خادم تو خدا تعالیٰ کے محض فضل سے اس خدمت کے سر انجام دینے کے قابل ہوگا - اسلئے یہ مجموعہ جہانتک اسے علم کر لیا ہے - اور اگر کسی کے پاس کوئی مکتوب ہے تو اس کا فرض ہے کہ اوس کی نقل یا اصل بھیجدے - مدت سے میں چاہتا ہوں کہ وہ ایک ضروری دینی خدمت کے پورا کرنے میں شامل ہوسکے گا + مکتوبات کے اوّل ایک دیباچہ انشاء اللہ قابل دید ہوگا - جس کے لکھے جانے کی میں حضرت حکیم الامتہ یا مخدوم الملتہ مولوی عبد الکریم صاحب سے درخواست کرونگا ورنہ جو کچھ برا بھلا ہوگا خود لکھکر ان بزرگوں کے سامنے بغرض اصلاح رکھدونگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم -

اگر ناظرین الحکم مجھے اطلاع دیدیں کہ وہ کس کس قدر جلدیں خرید کر لیں گے تو میں اس قابل ہو سکتا ہوں کہ اندازہ کر لوں کہ کس قدر جلدیں چھپوائی جا سکیں - کیونکہ جسقدر زیادہ جلدیں طبع ہونگی اوسیقدر رعایت ہو سکتی ہے - (ایڈیٹر الحکم)

مفت راحہ گفت

اخویم ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ - آپ کو [illegible] پر اخویم شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکہ دار کمسریٹ انبالہ نے نہایت فیاضی سے ۱۰۰ جلد جام شہادت پوری قیمت پر خرید فرما کر احقر کے پاس بغرض مفت تقسیم کے امانت رکھی ہے شیخ صاحب موصوف چاہتے ہیں کہ جہاں یہ مرثیہ نہیں پہونچ سکا وہاں پہونچ جائے - اسلئے میں بذریعہ نیاز نامہ ہذا التماس کرتا ہوں کہ جو صاحب اسکے شائق ہیں اور اسکو پڑھنا چاہتے ہیں تو [illegible] کا ٹکٹ بھیجکر مجھ سے منگوالیں - حسب گنجائش نسخہ روانہ کر دئے جائیں گے - اور شکریہ کا کارڈ بخدمت شیخ صاحب موصوف بمقام انبالہ چھاونی بازار [illegible] بھیجدیں

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

اے بے خبر بخدمت قرآن کمر بہ بند
زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

ہم جب عیسائی مشنریوں کی ان کوششوں پر نظر کرتے ہیں جو وہ اپنے مذہب کی اشاعت اور اسکی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے کر رہی ہیں تو شرم آجاتی ہے کہ اس مذہب کی اشاعت کیلئے تو یہ لوگ کوشش کر رہے ہیں جو اخلاقی علمی مذہبی اور بالآخر سیاسی پہلو سے بھی نوع انسان کیلئے خطرناک دشمن ہے۔ اور ہم وہ دین اور مذہب لیکر جس کیلئے ان الدین عند اللہ الاسلام فرمایا گیا ہے سست اور کاہل ہیں اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل۔ اس وقت عیسائی مذہب کے مشنری اور مبلغ جسقدر سعی اپنے مذہب کی بحالی کیلئے کر رہے ہیں اسقدر بلکہ اس سے بہت کچھ بڑھکر سعی مسلمانوں کو قرآن کریم کی اشاعت (علمی اور عملی) کیلئے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بڑھکر نوع انسان کی ہمدردی اور بھلائی کچھ نہیں ہے اسلام مذہب تمام انسانی کمالات اور اخلاق فاضلہ کے حصول کا سچا ذریعہ ہے پھر مسلمانوں کا اس کی اشاعت سے بے خبر رہنا سخت ظلم ہے۔ ہمیں حال میں معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ میں ترجمہ انجیل کیلئے جو فنڈ قائم کیا گیا تھا اس کے منتظم اب شملہ کی پہاڑی زبان میں انجیل کا ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بالمقابل ایک ہم ہیں کہ قرآن کریم کو اپنی ہی زبان میں سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش بھی نہیں کرتے لیکن وقت سستی کا نہیں یہ دن نزدیک ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس شرک عظیم کے بت کے توڑنے کا ارادہ فرمایا ہے جو انسان پرستی کی صورت میں تراشا گیا ہے اسوقت اسمیں مدد دینا خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنا ہے اور اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآن کریم کی خدمت میں کمربستہ ہو کر اپنے عمل سے اسکی تعلیم کی خوبیوں اور کمالات کو ظاہر کریں اور زور بیان سے اسکی اشاعت کریں۔ پہلا حصہ تو ہر مسلمان کو میسر آسکتا ہے دوسرا حصہ جو ایک خاص امر ہے وہ ان لوگوں کی مدد کریں جو اس خدمت کو کرنا چاہتے ہیں۔

آریہ سماج میں ہم چخ

آریہ سماج میں ایک عرصہ سے باہم کشا کشی ہو رہی ہے لیکھرام کے قتل پر دونو فریقوں میں باہم صلح و صفائی کی تجویزیں ہوئی تھیں لیکن چندروز سے زیادہ قائم نہ رہ سکیں۔ آخر پھر دونو فریق ایک دوسرے کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوئے فریقین کے اخبارات میں جو جو درافشانیاں ایک دوسرے کے متعلق کی گئیں ان کے دہرانے کی اب ضرورت نہیں اب مہاتما پارٹی میں بھی دو فریق ہو رہے ہیں۔ ایک لالہ منشی رام صاحب کا فریق ہے اور دوسرا فریق وہ ہے جس کے طرفدار ماسٹر آتما رام صاحب وغیرہ ہیں۔ پچھلے دنوں لاہور میں عہدہ داروں کے انتخاب وغیرہ کے متعلق آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا جلسہ تھا۔ اسمیں جو جو کارروائی ہوئی ہے افسوس ہے ہم اسوقت بیان نہیں کر سکتے۔ پھر دوسرے وقت اگر گنجائش اور موقعہ ملا کہینگے (انشاءاللہ) تاہم اسکا نتیجہ بظاہر خطرناک ہوا ہے لالہ منشی رام صاحب آریہ سماج کے ممبر نہیں رہے اور اب ان دونو فریق میں جو دال بٹ رہی ہے اسکا اندازہ مندرجہ ذیل تحریر سے ہوگا۔

اور وہ تحریر یہ ہے۔

آریہ اخباروں کی باہمی چھیڑ چھاڑ

لالہ منشی رام جی کا علیحدہ ہو جانا

گوروکل جی نے سماج کی ممبری سے استعفا دیدیا اور سماج کے جملہ آرگنیزیشنوں سے علیحدگی اختیار کرکے گوروکل کے ساتھ اس وقت تک تعلق رکھنا منظور کیا کہ جب تک آریہ پرتی ندہی سبھا ان کو گوروکل میں رکھنا منظور کرے اور کسی دوسرے قابل شخص کو منتخب نہ کرے۔ لالہ منشی رام جی اپنی علیحدگی کی وجوہات اپنے اخبار سیتہ دھرم پرچارک جالندھر میں جبکہ علیحدگی کا اعلان کیا گیا صاف صاف ظاہر نہیں کی ہیں۔ اس پر لالہ منشی رام جی ازادنگار کی نسبت حیرت انگیز خیال کیا گیا تھا مگر شکاری نے وجوہات علیحدگی ظاہر کیے جانے کا فایدہ اشارۃً ظاہر کیا۔ کہ ۱۶ر اکتوبر کا واقعہ کہ جس کا ذکر لالہ منشی رام جی کے "اعلان علیحدگی" میں ذکر کیا گیا ہے۔ آریہ پرتی ندہی سبھا کی پریزیڈنٹی کا اشارہ کرتا ہے اور علیحدگی کی وجہ یہ ظاہر کی گئی کہ ۱۶ر اکتوبر کے جلسہ انتخاب عہدہداران پرتی ندہی سبھا پنجاب میں لالہ منشی رام جی پریزیڈنٹ سبھا بننا چاہتے تھے اور چونکہ وہ پریزیڈنٹ نہیں بنائے گئے۔ اس لیے وہ آریہ سماج کی ممبری سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اسپر لالہ جیشا داس بی اے المعروف مہاشہ جیشی ایڈیٹر منشی سدہا رناتاکن شکاری کے جواب میں اس معاملہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

آریہ سماجیوں کی بنائی ہوئی پرتی ندہی سبھا کے خود غرض لیڈر شہرت حاصل کرنے کیلئے مہاتما منشی رام جی کو گرانے کی کوشش کر رہے تھے ان خود غرض لوگوں نے اپنی عظمت کا سکہ جمانے کیلئے مہاتما جی کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا بجائے اس کے کہ مہاتما جی کے مستعفی ہونے سے اپنا منہ گریبان میں کرتے آج لالہ رلیا رام جی شکاری کے پردہ پر اپنی شوبلی لالہ آتما رام جی اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا سے اخبار میں درج کراتے ہیں کہ مہاتما منشی رام جی سماج سے اس لئے الگ ہو گئے کہ وہ پریزیڈنٹ سبھا بننے کے خواہشمند تھے اور ان کو چونکہ یہ عہدہ نہیں ملا اس لئے وہ الگ ہو گئے۔ ماسٹر آتما رام جی کا کیا قصور جبکہ ان سے اون کو نمک ملگیا۔ اسی کے بنگلے کوئی زمانہ تھا جبکہ مہاتما منشی رام جی لیڈر تھے اور عرصہ تک ماسٹر جی کی اپنی جیب سے روپوں سے امداد کرتے تھے۔ اس وقت ماسٹر جی مہاتما جی کے گن گایا کرتے تھے۔ لیکن اب چونکہ مہاتما جی دنیوی ہمت کو چھوڑ کر گوروکل کے سیوک بن گئے اور ماسٹر جی کو اب دوسرے اصحاب نے امداد دینی شروع کی۔ تو ماسٹر جی نے بھی اپنی گرو شبدلی ماسٹر جی سب سینہ پر ہاتھ رکھکر بتلاویں کہ مہاتما منشی رام جی سبھا کی پریزیڈنٹی کا خواہشمند ہے یا یہ کہ سبھا کی پریزیڈنٹی اس کے پاؤں چومنے کو تیار ہیں۔ ایک آپ کی سبھا کیا سینکڑوں سبھائیں اس کے پاؤں چومنے کو طیار ہیں مہاتما منشی رام جی نے خود سبھا کی پریزیڈنٹی چھوڑی تھی۔ ورنہ کب لوگ آپ کے باجنیہ لالہ رلیا رام یا پنڈت رام بھجدت کا پریزیڈنٹ بننا پسند کرتے تھے۔ سنہ ۱۹۰۴ء کے انتخاب میں جبکہ لالہ منشی رام جی گوروکل سے اوشاتم ملتے تھے کیا سبھا کے ممبروں نے ان کو پریزیڈنٹ نہیں چنا تھا۔ اس وقت آپنے کیوں اعتراض نہ کیا۔ لیکن انہوں نے خود ہی استعفا دیدیا۔ اور پھر انترنگ سبھا نے پنڈت رام بھجدت کو پریزیڈنٹ بنا دیا۔ افسوس ہے کہ جو لوگ مہاتما جی کے بوٹ کے تسمے کھولنے کے قابل نہیں ہیں۔ آج وہ مہاتما جی کے لعل چلن پر حرف رکھنے کو آمادہ ہوتے ہیں جنکو مہاتما جی نے اپنے ہاتھوں سے ابھارا اور اٹھایا۔ آج وہ ان کو نیچے گرانے کو آمادہ ہو رہے ہیں۔

ماسٹر آتما رام جی ایڈیٹر شکاری نے ۲۰ر اکتوبر کی اشاعت میں "ایک نادان دوست کی غلط بیانی" کے عنوان سے مہتہ جی مندرجہ ذیل نوٹ شائع کیا۔

مہتہ جیشی جی کی عادات سے جو اشخاص واقف نہیں ہیں ان کیلئے انکی کل تحریرات کو سمجھنا شاید مشکل نہ ہو لیکن جو انکی عادات اور طبیعت سے واقف ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ انکی تحریرات میں کہاں تک راستی ہوتی ہے۔ گزشتہ [illegible] میں مہتہ جی نے [illegible] مہاتما منشی رام جی کا [illegible] ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ جب تک مہاتما منشی رام جی لیڈر ماسٹر جی کی مدد اپنی جیب خاص سے کرتے رہے تب تک یہ انکی تعریف کرتے رہے جب انہوں نے یہ مدد کرنی چھوڑ دی تب سے یہ مخالف ہو گئے [illegible] نادان دوست دانا دشمن سے برا ہے۔

مہاشہ منشی رام جی کے اس نادان دوست کی تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ مہاتما جی نے ہمیں اپنا ہاتھ رکھا ہوا اور وہ خود کس درجہ کے دکاندار ہوں گے۔ جو اپنی تعریف کرانے کیلئے ہمیں اپنی جیب خاص سے مدد دیتے ہوں گے۔ مہتہ جی میں اگر ذرا بھی [illegible] ہوتا تو اصل واقعات کو ہرگز غلط پیرایہ میں بیان نہ کرتے۔ یہ سراسر سفید جھوٹ ہے جو مہتہ جی نے ہماری نسبت لکھا ہے۔ ہماری کہنا بری سے آجتک [illegible] اٹھائے ہوئے آپ ایک عرصہ دراز سے مدلل نکتہ چینی کی جگہ ذاتی کینے اور سراسر لغو حملے ہم پر کر رہے ہیں۔ لیکن ہم نے آپکی کج ادائیوں کا آجتک کسی اخبار میں اشارہ تک نہیں دیا۔ اگر آپ جھوٹ لکھنے سے باز نہ آئے تو جہاں ہم اپنی ذات کے متعلق صحیح واقعات بے کم و کاست پبلک کے آگے رکھیں گے وہاں ہمکو مجبوراً آپ کی جالندھر بمبئی پٹیالہ ملتان وغیرہ کی لیلاؤں کا مفصل ذکر کرنا پڑیگا اور اس کا جو نتیجہ نکلے گا۔ اوس کو آپ جیسے مہذب انسان کیطرح اگر آپ میں ہمت ہے تو دلائل اور واقعات کی بنا پر یہ ثابت کریں کہ مہاشہ منشی رام جی نے اس سال پریزیڈنٹ بننے کی خواہش و کوشش وغیرہ نہیں کی۔

مہتہ جی ہم حد سے زیادہ آپ کے کینے اور لغو حملے سہے۔ لیکن چونکہ آپ باز نہیں آتے اب ہم آئندہ آپ کی ذاتی باتوں کو مفصل درج کرنے کیلئے اگر مجبور ہوئے تو پھر آپ اور آپکے دوست ہمیں کوئی دوش نہ دیں۔ ہاں یہ دعوی ہمارا رہیگا۔ کہ جو بات ہم لکھیں وہ محض واقعات کی بنا پر ہو۔

یا دریصیا جان! گھر کی خبر لیجیو

عیسائی مشنری دور دراز ولایتوں سے آکر ہندوستان میں تو عیسائیت کی تبلیغ اور اشاعت میں ہر قسم کی کوششوں کو جائز اور مباح رکھتے ہیں اور گھر سے دور لوگوں کو صلیب پرستی اور مردہ پرستی کیطرف عجیب عجیب طریقوں سے کھینچ رہے ہیں مگر اپنے گھر کی انہیں خبر نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

۱۴ر ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء کے کرسچن ہیرلڈ میں عیسائی دنیا کو بیدار کرنے والی نہیں گھبرا دینے والی ایک خبر شائع ہوئی ہے جو ہر چند ہندوستان کے نومرید عیسائیوں کیلئے دلشکن ہو مگر ہمارے لئے نئی نہیں بلکہ ہمارا ایمان بڑھانے والی ہے کیونکہ اس سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کا اس سے پتہ ملتا ہے جو کسر صلیب کیلئے آیا ہے۔ چنانچہ کرسچن ہیرلڈ لکھتا ہے۔

سینٹ لوئیس کی ورلڈز فیئر کے ضمن میں جو انٹرنیشنل کانگرس ہونیوالی ہے وہ اپنی غیر معمولی نوید میں عجیب طرح کا اعلان کرتی ہے جس کو پڑھکر عیسائی دنیا کو حیرت ہو رہی ہے۔ شکاگو کی مشہور نمائش کے وقت دنیا کے تمام مذہب والوں کو موقع دیا گیا تھا کہ وہ ایک عام پلیٹ فارم پر اپنے خیالات کا اظہار کریں اور انسان کے عالمگیر اخوت کا اہتمام کریں۔ مگر فری تھاٹ یعنے آزاد خیال والوں کو اس سے قطعی محروم کر دیا گیا تھا۔ مگر سینٹ لوئیس کی نمائش نے ان کے وکیلوں کو بھی شریک ہونے کی دعوت دی ہے۔ منتظمین نمائش جن شاندار سچی اور آزادانہ عبارت میں اظہار خیال کرتے ہیں واقعی ان کی حق پسندی کے شایان ہے وہ لکھتے ہیں "مسیحی مذہب کے منجانب خدا والہامی ہونیکا دعوے جھوٹا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسیحی مذہب کے ڈھکوسلے اور فریب کو بطور غلط واقعہ دنیا کی نگاہ کے سامنے پیش کر دیا جائے۔" "مسیحی اصول سچے نہیں ہیں" اور انٹرنیشنل کانگرس سائنس و معقولات

استفسار وجواب

صورِ قیامت

سوال ۔ قرآن کریم اور بعض کتابون مین لکھا ہے کہ جب قیامت ہوگی۔ تو پہلے صور پھونکا جاویگا اور سب مخلوق جمع ہوجاویگی اور جب دوبارہ پھونکی جاویگی تو سب مردے جی اوٹھین گے اور خداتعالی کے حضور مین اکٹھے ہوجاوینگے کتاب کشف القلوب مین لکھا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام جوکہ ایک عظیم الشان اور مقرب الہی فرشتہ ہے وہ اوس قرنا کو لیکر منتظر کھڑا ہے کہ جب حکم الہی ہو کرنا پھونک کر زمین وآسمان کو درہم برہم کردے کیا یہ بات ٹھیک ہے کہ جسمانی طور پر آسمانون مین کوئی فرشتہ کرنا لیکر منتظر کھڑا ہے۔

راقم یکے از ناظرین الحکم۔

جواب ۔ تفسیر کبیر مین لکھا ہے۔ ان اللہ یعرف الناس من امور الاخرۃ بامثال ما شوھد فی الدنیا ومن عادۃ الناس النفخ فی البوق عند الاسفار وفی العساکر فالنفخ فی الصور استعارۃ والمراد منہ البعث والحشر یجوز ان یکون تمثیلا لدعاء الموتی فان خروجھم من قبورھم خروج الجیش عند سماع صوت البوق

ترجمہ ۔ خداوند تعالی امور آخرت لوگون کو ان مثالون سے سمجھاتا ہے جن کو لوگون نے دیکھا ہے یہ بات آدمیون کی عادت مین ہے کہ لشکرون کے کوچ اور اکٹھے کرنے کیواسطے قرنا بجاتے ہین پس قرآن مین قرنا کا پھونکنا استعارہ ہے اور اس سے مراد بعث اور حشر ہے۔ جائز ہے کہ یہ تمثیل مردون کے بلانے کی ہو کیونکہ مردون کا قبرون سے نکلنا لشکر کے اجتماع کیطرح ہوگا۔

الغرض نفخ صور صرف استعارہ ہے بعثت وحشر کا اور تبدیل حالت کا جسطرح لشکر مین صور بجنے سے سب مجتمع ہوجاتے ہین اور لڑنے کو کھڑے ہوجاتے ہین اور گروہ در گروہ آموجود ہوتے ہین اسیطرح حشر مین ارادہ ایزدی سے جسطرح کہ اسکی سنت مین مقرر کیا ہی ہوگا وقت موعود مین سب لوگ اوٹھین گے اور جمع ہوجاوینگے اس حالت کو نفخ صور سے استعارہ کیا گیا ہے پس نفخ صور سے قرآن مجید مین کوئی صور استعارہ کے سوا مراد نہین اور نہ یہ ہے کہ اوس کو فرشتے پھونکتے ہون گے اور اس کو سیوا ...

ایک نظر اودہر بھی ۔ یہ کارخانہ عطر وتیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست ... روانہ ہوگی، ... ہمارے کارخانہ ... بالون کو سفید ہونے سے روکتا ہے ... آنکھون درد سر ... کیلئے مفید ہے قیمت فی شیشی ... محصولڈاک ... خریدار

کیا تناسخ درست ہے

السلام علیکم

اکثر اہل ہنود کا یہ مقولہ ہے۔ کہ مرنے کے بعد انسان پھر پیدا ہوتا ہے۔ اوس کا نام اواگون رکھا ہے۔ جیسا انسان فعل کرتا ہے ویسا ہی سزا پاتا ہے اور بعد مرنے کے انسانی شکل سے دوسری شکل مین مثلاً بیل۔ گھوڑا۔ گدہا۔ کتا وغیرہ جونین آتا ہے کیا یہ اون کا مقولہ ٹھیک ہے اور اپنے قول کی تائید مین یہ بھی کہتے ہین کہ پرمیشر جب منصف ہے تو خدا نے ایک کو بادشاہ اور ایک کو غریب کیون بنایا اگر ہم اس بات پر یہ اعتراض کرین کہ خدا رحیم ہے اور ہمارے گناہ بخشدیتا ہے اور نہ بشکل حیوانات پیدا کرکے سزا دیتا ہے تو ان کے پاس معقول جواب یہ ہے کہ ہم جیسا کرتے ہین اوس کا ویسا ہی نتیجہ لیتے ہین مثلاً اگر گندم بوتے ہین تو گندم ہی پیدا ہوتا ہے نہ نخود پیدا ہوتے ہین کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ ایک عابد کو اور ایک گنہگار کو برابر مرتبہ پر رکھے۔ اگر یہ ہے تو خدا منصف نہین اور یہ بعید از عقل ہے۔ والسلام

راقم۔ جہانگیر اور سیر محکمہ آبپاشی سنبل گڈہ ریاست گوالیار

جواب نمبر اول ۔ اہل ہنود آریہ وغیرہ جن کا اعتقاد تناسخ ہوتا اور جونون مین جانا ہے وہ غلط ہے اور اس اعتقاد کے غلط ہونے پر منجملہ دیگر دلائل قویہ کافی دلیل ہے کہ وہ کہتے ہین کہ تناسخ سزا کیلئے ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہین اگر یہ بات ہے تو سابقہ جنم کا علم ہونا انسان کیلئے ضروری ہے تاکہ متنبہ رہتا اور جس غلطی وگناہ کے باعث اوس کو کتے بلی وغیرہ کا جنم لینا پڑتا اوس گناہ کا مرتکب نہ ہو کیا کوئی آریہ کہہ سکتا ہے کہ موجودہ جنم سے پہلے وہ کس جنم مین تہا۔ اور یہ کہ موجودہ انسانی جنم اوس کو کس عمل کے بدلے مین ملا ہے قرآن کریم نے اس بے بنیاد اعتقاد کو ایک ہی چھوٹے سے جملے مین مشاہدہ مین لاکر رد کردیا ہے واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئا۔ **ترجمہ** خدا نے تمکو تمہارے ماؤن کے شکمون سے نکالا (اگر تناسخ ہوتا تو تم کو پہلے جنم کا علم ہوتا چونکہ تناسخ نہین ہوتا اس لئے تمکو سابقہ کا کچھ علم وخبر نہین۔ کیونکہ تمہاری روحین تمہارے جسمون کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہین اگر تناسخ کو ٹھیک مانا جاوے تو پھر خداوند تعالی پر ظلم کا اتہام لازم آتا ہے کیونکہ اس نے مجرم انسان کو اس گناہ کا علم نہین دیا جس کے بدلے مین وہ کسی دکھ یا مصیبت وغیرہ مین مبتلا ہے تاکہ آئندہ اوس گناہ کا ارتکاب نہ کرے

جواب نمبر دوم ۔ پرمیشر کے انصاف پر منجملہ دیگر بیشمار دلائل کے یہی دلیل کافی ہے کہ اوس نے کسی کو بادشاہ کسی کو رعیت کسی کو خادم کسی کو مخدوم بنایا ہے۔ اگر دنیا مین سارے ہی آدمی بادشاہ وامیر ہوتے تو ان کے کام کون کرتا اور دنیا کا کاروبار کیونکر چلتا۔ عمدہ مکان کے لوازمات مین سے یہ بات بھی ہے کہ اوسمین باورچیخانہ کے علاوہ بیت الخلا یعنے ٹٹی بھی موجود ہو اگر صرف چولہا ہو اور ٹٹی نہ ہو تو وہ مکان ناقص ہے چولہے کی جگہ ٹٹی اور ٹٹی کی جگہ چولہا نہین چاہیئے ہر ایک شئے اپنے مقام پر ہونا ہی انصاف کہلاتا ہے بادشاہ کا ہونا بمقام بادشاہ اور رعایا کا ہونا بمقام رعایا ہی انصاف اور مبنی بر حکمت ہے

جواب نمبر سوم اگر ہم جیسا کرتے ہین ویسا ہی اس کا نتیجہ پاتے ہین اور خداوند تعالی ہمارے برے نتائج کو ہماری توبہ واعمال صالحہ سے ٹال نہین سکتا بلکہ ہمیشہ اعمال ہی کے محور پر گردش ہے اور جبکہ ارواح بھی بموجب اعتقاد آریہ پرمیشر کیطرح انادی ہین اور ان کی مکتی کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے ہی اعمال کے ذریعہ نجات پاتی ہین تو اب آریہ بتائین کہ خدا کس مرض کی دوا ہے۔ دو ہی باتین مشکل تہین اول ارواح کی پیدائش دوم انکی مکتی ونجات۔ پھر آریون کے عقیدہ کے مطابق جبکہ ارواح خود بخود خدا کیطرح انادی وازلی ہین اور ان کو مختلف اجسام مین اگر اپنے اعمال کے نتائج بھگتنے پڑتے ہین اور اپنے ہی اعمال سے اون کو نجات ومکتی حاصل ہوتی ہے اور نہ پرمیشر کا نہ پیدائش ارواح مین دخل ہے اور نہ انکی نجات مین تو پھر ہم پوچھتے ہین کہ پرمیشر کیا کام کرتا ہے اور اوسکی خدائی کی ارواح کو ضرورت کیا ہے۔ الغرض تناسخ کے معتقد والون کا مذہب بہت گندہ اور بودا ہے آریون نے خداوند کریم کو بالکل معطل وبیکار ٹہرایا ہے بلکہ آریہ بالحقیقت دہریئے ہین۔

جواب نمبر چہارم ۔ خداوند تعالی نے عابدون کیلئے صرف مرنے پر ادہار نہین رکھا بلکہ جنتی زندگی کا جیسا کہ اوس نے اپنے سچے عابدون سے وعدہ کیا ہے ویسا ہی اون کو دنیا ہی مین وہ جنت عطا کرتا ہے اور وہ نہین مرتے جب تک اوس جنتی زندگی کو دنیا مین نہ پالین چنانچہ خداوند تعالی فرماتا ہے ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون پارہ ۱۴ سورہ نحل

ترجمہ جو مرد وعورت نیک عمل کرین ہم ان کو پاک جنتی زندگی دنیا ہی مین عطا کرتے ہین اور ان کو اعمال کا بہت اچھا اجر دیتے ہین۔

یہ صرف وعدہ ہی نہین بلکہ اس زندگی والے انسان اہل اسلام مین ہزارہا متنفس ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین

. . . .

. . . . . . — جو اوس جنتی زندگی کو اس دنیا مین پاکر خداوند تعالی کی نعمت کی یون تحدیث کرتے ہین۔ اور دنیا مین صداقت اسلام کا خدا کیطرف سے سچا نشان رہتے ہین چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود فرماتے ہین۔

بایم زلطف یار بجنت خزیدہ است
در فضل او بن حبیب بدست است ساغرم
با دہشت بر دل پر سوز من وزد
صد نکہت لطیف دہد دود مجمرم
ہر لحظہ مے خورم زجام وصال دوست
ہر دم انیس یار بعلے زنم ساغرم
کارم زقرب یار بجائے رسیدہ است
کانجا نہم وزد نفس اغیار برترم
مرا جنت علیا است مسکن وماوا
چرا بسنر بدین نشیب جا باشد
ازان قفس بپریدم برون کہ دنیا نام
کنون بکنگرہ عرش جائے ما باشد
مرا بگلشن رضوان حق شدہ است گذر
مقام من چمن قدس واصفیا باشد
منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبی باشد

قرآن کریم کے ایک اور مقام مین خداوند تعالی فرماتے ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔

ترجمہ ۔ جو لوگ اپنے سچے قول وفعل سے اپنے پروردگار پر ایمان لاکر اسی پر قائم رہتے ہین اون پر خداوند تعالی کے فرشتے اترتے ہین اور ان کو دنیا عالم اسباب کے دکھون وتکلیفون کے ظہور یا حوادث کے وقت دلاسا واطمینان دلاتے ہین کہ مت ڈرو اور غمگین نہ ہو اس دنیا اور آخرت مین ہم تمہارے کارساز ومددگار ہین تمکو خوشخبری ہو اوس جنت کی جس کا تمہارے لئے وعدہ تہا۔ خداوند تعالی کے متقی وخدا ترس بندے ان وعدون کا ایفا اپنی جان پر اس دنیا مین مشاہدہ کرلیتے ہین۔

سوال

احادیث موضوعہ کی کیا پہچان ہے،

جواب ۔ ومما یدخل فی قرینۃ حال المروی ما نقل عن الخطیب عن ابی بکر بن الطیب ان من جملۃ دلائل الوضع ان یکون مخالفا للعقل بحیث لا یقبل التاویل ویلتحق بہ ما یدفعہ الحس والمشاھدۃ او یکون منافیا لدلالۃ الکتاب القطعیۃ او السنۃ المتواترۃ او الاجماع القطعی تدریب الراوی صفحہ ۹۹ یعنی تدریب الراوی مین لکھا ہے کہ موضوع ہونیکی ان قرینون مین سے جو خود روایت کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہین وہ قول ہے جو خطیب سے منقول ہے اور اس نے ابوبکر بن الطیب سے نقل کیا ہے کہ موضوع ہونے کے تمام دلائل مین سے ایک یہ ہے کہ حدیث اسطرح عقل کے خلاف ہو کہ اسکی تاویل نہ ہوسکتی ہو اور اسی ذیل مین وہ حدیث ہے جس کا مضمون حس ومشاہدہ کے برخلاف ہو یا کتاب اللہ یا حدیث متواترہ یا اجماع قطعی کے برخلاف ہو۔

استفسار وجواب

صُورِ قیامت

سوال۔ قرآن کریم اور بعض کتابون مین لکہا ہے کہ جب قیامت ہوگی۔ تو پہلے صور یعنے نرسنگا پہونکا جاویگا اور سب مخلوق جمع ہو جاویگی اور جب دوبارہ نرسنگا پہونکی جاویگی تو سب مردے جی اوٹھین گے اور خداتعالیٰ کے حضور مین اکٹھے ہو جاوینگے کتاب کشف القلوب مین لکہا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام جو کہ ایک عظیم الشان اور مقرب الہی فرشتہ ہے وہ اوس نرسنگا کو لیکر منتظر کہڑا ہے کہ جب حکم الہی ہو کرنا پہونکے کر زمین و آسمان کو درہم برہم کر دے کیا یہ بات ٹہیک ہے کہ جسمانی طور پر آسمانون مین کوئی فرشتہ کرنا لیکر منتظر کہڑا ہے۔

راقم یکے از ناظرین الحکم۔

جواب۔ تفسیر کبیر مین لکہا ہے۔ ان اللّٰہ یعرف الناس من امور الاخرۃ بامثال ما شوھد فی الدنیا ومن عادۃ الناس النفخ فی البوق عند الاسفار وفی العساکر فالنفخ فی الصور استعارۃ والمراد منہ البعث والحشر ویجوز ان یکون تمثیلاً لدعاء الموتی فان خروجھم من قبورھم خروج الجیش عند سماع صوت البوق

ترجمہ۔ خداوند تعالیٰ امور آخرت لوگون کو ان مثالون سے سمجہاتا ہے جن کو لوگون نے دیکہا ہے یہ بات آدمیون کی عادت مین ہے کہ لشکرون کے کوچ اور اکٹھے کرنے کیواسطے قرنا بجاتے ہین پس قرآن مین قرنا کا پہونکنا استعارہ ہے اور اس سے مراد بعث اور حشر ہے۔ جائز ہے کہ یہ تمثیل مردون کے بلانے کی ہو کیونکہ مردون کا قبرون سے نکلنا لشکر کے اجتماع کیطرح ہوگا۔

الغرض نفخ صور صرف استعارہ ہے بعثت وحشر کا اور تبدیل حالت کا جسطرح لشکر مین صور بجنے سے سب مجتمع ہو جاتے ہین اور لڑنے کو کہڑے ہو جاتے ہین اور گروہ در گروہ آ موجود ہوتے ہین اسیطرح [illegible] حشر مین ارادہ ایزدی سے جسطرح کہ اسکی ابدی سنت مین مقرر کیا ہی ہوگا وقت موعود مین سب لوگ اوٹہین گے اور جمع ہو جاوینگے اس حالت کا نفخ صور سے استعارہ کیا گیا ہے پس نفخ صور سے قرآن مجید مین کوئی صور نفخ استعارۃ مراد نہین اور نہ یہ ہے کہ اوس کو فرشتے لئے ہوئے ہونگے اور اس کو پہونکینگے۔

ایک نظر ادہر بھی۔ یہ کاربنا عطر ویل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی۔ نگر تیل یہ تیل خاص ہمارے کارخانہ کا تیار ہوا ہے بالون کو سفید ہونے سے روکتا ہے نزلہ آنکہون درد سر وغیرہ کیلئے مفید ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک علاوہ خریدار

کیا تناسخ درست ہے

السلام علیکم

اکثر اہل ہنود کا یہ مقولہ ہے۔ کہ مرنے کے بعد انسان پہر پیدا ہوتا ہے۔ اوس کا نام اواگون رکہا ہے۔ جیسا انسان فعل کرتا ہے ویسا ہی سزا پاتا ہے اور بعد مرنے کے انسانی شکل سے دوسری شکل مین مثلاً بیل۔ گہوڑا۔ گدہا۔ کتا وغیرہ جونین آتا ہے کیا یہ اون کا مقولہ ٹہیک ہے اور اپنے قول کی تائید مین یہ ہی کہتے ہین کہ پرمیشر جب منصف ہے تو خدا نے ایک کو بادشاہ اور ایک کو غریب مایا کیون بنایا اگر ہم اس بات پر یہ اعتراض کرین کہ خدا رحیم ہے اور ہمارے گناہ بخشدیتا ہے اور نہ بقالب حیوانات پیدا کرکے سزا دیتا ہے تو ان کے پاس معقول جواب یہ ہے کہ ہم جیسا کرتے ہین اوس کا ویسا ہی نتیجہ پاتے ہین مثلاً اگر گندم بوتے ہین تو گندم ہی پیدا ہوتا ہے نہ کہ خود بخود پیدا ہو جاتے ہین کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک عابد کو اور ایک گنہگار کو برابر مرتبہ پر رکہے۔ اگر یہ ہے تو خدا منصف نہین اور یہ بعید از عقل ہے۔ والسلام

راقم۔ جہانگیر اور سیر محکمہ آبپاشی سنبل گڈہ ریاست گوالیار

جواب نمبر اول۔ اہل ہنود آریہ وغیرہ جن کا اعتقاد تناسخ ہوگا اور جونون مین جانا ہے وہ غلط ہے اور اس اعتقاد کے غلط ہونے پر منجملہ دیگر دلائل قویہ کافی دلیل یہ ہے کہ ہم کہتے ہین کہ تناسخ سزا کیلئے ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہین اگر یہ بات ہے تو سابقہ جنم کا علم ہونا انسان کو ضروری ہے تاکہ متنبہ رہے اور جس غلطی و گناہ کے باعث اوس کو کتے بلی وغیرہ کا جنم لینا پڑا تہا اوس گناہ کا مرتکب نہ ہو کیا کوئی آریہ کہہ سکتا ہے کہ موجودہ جنم سے پہلے وہ کس جنم مین تہا۔ اور یہ کہ موجودہ انسانی جنم اوس کو کس عمل کے بدلے مین ملا ہے قرآن کریم نے اس بے بنیاد اعتقاد کو ایک ہی چہوٹے سے جملے مین مشاہدہ مین لاکر رد کر دیا ہے واللّٰہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئا۔ **ترجمہ** خدا نے تمکو تمہاری ماؤن کے شکمون سے نکالا (اگر تناسخ ہوتا تو تم کو پہلے جنم کا علم ہوتا چونکہ تناسخ نہین ہوتا اس لئے تمکو پہلے کا کچہہ علم و خبر نہین کیونکہ تمہاری روحین تمہارے جسمون کے ساتہہ ہی پیدا ہوتی ہین اگر تناسخ کو ٹہیک مانا جاوے تو پہر خداوند تعالیٰ پر ظلم کا اتہام لازم آتا ہے کیونکہ اس نے مجرم انسان کو اس گناہ کا علم نہین دیا جس کے بدلے مین وہ کسی دکہہ یا مصیبت وغیرہ مین مبتلا ہے تاکہ آئندہ اوس گناہ کا ارتکاب نہ کرے

جواب نمبر دوئم پرمیشر کے انصاف پر منجملہ دیگر بیشمار دلائل قویہ کے یہ ہی دلیل کافی ہے کہ اوس نے کسی کو بادشاہ کسی کو رعیت کسی کو خادم کسی کو مخدوم بنایا ہے۔ اگر دنیا مین سارے ہی آدمی بادشاہ و امیر ہوتے تو ان کے کام کون کرتا اور دنیا کا کاروبار کیونکر چلتا۔ عمدہ مکان کے لوازمات مین سے یہ بات بہی ہے کہ اوس مین باورچی خانہ کے علاوہ بیت الخلا یعنے ٹٹی بہی موجود ہو اگر صرف چولہا ہو اور ٹٹی نہ ہو تو وہ مکان ناقص ہے چولہے کی جگہ ٹٹی اور ٹٹی کی جگہ چولہا نہین چاہیئے ہر ایک شے اپنے مقام پر ہو۔ یہی انصاف ہے پس بادشاہ کا ہونا بمقام بادشاہ و رعایا کا ہونا بمقام رعایا ہی انصاف اور مبنی بر حکمت ہے

جواب نمبر سوئم اگر ہم جیسا کرتے ہین ویسا ہی اس کا نتیجہ پاتے ہین اور خداوند تعالیٰ ہمارے برے نتائج کو ہماری توبہ و اعمال صالحہ ٹال نہین سکتا بلکہ ہمیشہ اعمال ہی کے محور پر گردش ہے اور جبکہ ارواح بہی بموجب اعتقاد آریہ پرمیشر کیطرح انادی ہین اور ان کی مکتی کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے ہی اعمال کے ذریعہ نجات پاتے ہین تو اب آریہ بتائین کہ خدا کس مرض کی دوا ہے۔ دو ہی باتین مشکل تہین اول ارواح کی پیدائش دوم ان کی مکتی و نجات۔ پس آریون کے عقیدہ کے مطابق جبکہ ارواح خود بخود خدا کیطرح انادی و ازلی ہین اور ان کو مختلف اجسام مین اپنے اعمال کے نتائج بہگتنی پڑتے ہین اور اپنے ہی اعمال سے اون کو نجات و مکتی حاصل ہوتی ہے اور پرمیشر کا نہ پیدائش ارواح مین دخل ہے اور نہ اون کی نجات مین تو پہر ہم پوچہتے ہین کہ پرمیشر کیا کام کرتا ہے اور اوسکی خدائی کی ارواح کو ضرورت کیا ہے۔ الغرض تناسخ کے اعتقاد والون کا مذہب بہت گندہ اور بودا ہے آریون نے خداوند کریم کو بالکل معطل و بیکار ٹہیرایا ہے بلکہ آریہ بالحقیقت دہریئے ہین۔

جواب نمبر چہارم۔ خداوند تعالیٰ نے عابدون کیلئے صرف مرنے پر ادہار نہین رکہا بلکہ جنتی زندگی کا جیسا کہ اوس نے اپنے سچے عابدون سے وعدہ کیا ہے ویسا ہی اون کو دنیا ہی مین وہ جنت عطا کرتا ہے اور وہ نہین مرتے جب تک اوس جنتی زندگی کو دنیا مین نہ پالین چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون پارہ ۱۴۔ سورہ نحل

ترجمہ جو مرد و عورت نیک عمل کرین ہم ان کو پاک جنتی زندگی دنیا ہی مین عطا کرتے ہین اور ان کو اعمال کا بہت اچہا اجر دیتے ہین۔

یہ صرف وعدہ ہی نہین بلکہ اس زندگی والے انسان اہل اسلام مین ہزارہا متنفس ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو اوس جنتی زندگی کو اس دنیا مین پاکر خداوند تعالیٰ کی نعمت کی یون تحدیث کرتے ہین۔ اور دنیا مین صداقت اسلام کا خدا کیطرف سے سچا نشان رہتے ہین چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود فرماتے ہین۔

> پائیم ز لطف یار بجنت خزیدہ است
> در فضل و ان حبیب بدست است ساغرم
> با دبہشت بر دل پر سوز من وزد
> صد نکہت لطیف در بر دو مجمرم
> ہر لحظہ مے خورم ز جام وصال دوست
> ہر دم انیس یار علی رغم منکرم
> کارم ز قرب یار بجائے رسیدہ است
> کا نجا نہم وز دانش اغیار برترم
> مراکہ جنت علیا است مسکن وماوا
> چرا بسنر بلا این نشیب جا باشد
> ازان قفس بدم برون کہ دنیا نام
> کنون بکنگرہ عرش جائے ما باشد
> مرا بگلشن رضوان حق شدست گذر
> مقام من بہ حسین قدس و اصفیا باشد
> منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
> منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

قرآن کریم کے ایک اور مقام مین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے سچے قول و فعل سے اپنے پروردگار پر ایمان لاکر اسی پر قائم رہتے ہین اون پر خداوند تعالیٰ کے فرشتے اترتے کہین اور ان کو دنیا عالم اسباب کے دکہون و تکلیفون کے ظہور و حوادث کیوقت دلاسا و اطمینان دلاتے ہین کہ مت ڈرو اور غمگین نہ ہو اس دنیا اور آخرت مین ہم تمہارے کارساز و مددگار ہین تمکو خوشخبری ہو اوس جنت کی جس کا تمہارے لئے وعدہ تہا۔ خداوند تعالیٰ کے متقی و خدا ترس بندے ان وعدون کا ایفا اپنی جان پر اس دنیا مین مشاہدہ کرتے ہین۔

سوال

احادیث موضوعہ کی کیا پہچان ہے؟

جواب ومما یدخل فی قرینۃ حال المروی ما نقل عن الخطیب عن ابی بکر من الطیب ان من جملۃ دلیل الوضع ان یکون مخالفا للعقل بحیث لا یقبل التاویل ویلتحق بہ ما یدفعہ الحس والمشاھدۃ او یکون منافیا لدلالۃ الکتاب القطعیۃ او السنۃ المتواترۃ او الاجماع القطعی

تدریب الراوی صفحہ ۹۹ یعنی تدریب الراوی مین لکہا ہے کہ موضوع ہونے کی ان قرینون مین سے جو خود روایت کے دیکہنے سے معلوم ہوتی ہین وہ قول ہے جو خطیب سے منقول ہے اور اس نے ابوبکر بن الطیب سے نقل کیا ہے کہ موضوع ہونے کے تمام دلائل مین سے ایک یہ ہے کہ حدیث اسطرح عقل کے خلاف ہو کہ اسکی تاویل نہ ہو سکتی ہو اور اس ذیل مین وہ حدیث ہے جس کا مضمون حس و مشاہدہ کے برخلاف ہو یا کتاب اللہ یا حدیث متواترہ یا اجماع قطعی کے برخلاف ہو۔

ایک شامی کو حضرت مسیح موعود کی نصیحت

ہمارا یہاں تک تجربہ و مشاہدہ مساعدت ہمنے معلوم کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت آرزو ہے کہ ممالک مغربیہ امریکہ۔ یورپ۔ افریقہ وغیرہ میں اسلام کی تبلیغ و تکمیل اشاعت ہو اور آپ ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آرزو و برکت و ہمت و دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ ریویو آف ریلیجنز جو ایک ماہواری رسالہ زبان انگریزی برائے تبلیغ اسلام قادیان سے شائع ہوتا ہے اس نے یورپ و امریکہ وغیرہ ممالک میں ایک ہل چل ڈالدیا ہے اور عیسائی دنیا پکار اٹھی ہے کہ بس اب مذہب عیسویت کا خاتمہ ہو گیا۔ امریکہ و انگلستان وغیرہ کی روحیں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی مستعدی ظاہر کر رہی ہیں۔ قریباً عرصہ چند سال کا گذرا ہے کہ قادیان میں دو شخص ایک بغدادی اور ایک شامی بقصد زیارت حضرت مسیح موعود وارد ہوئے شامی جو قوی ہیکل نوجوان آدمی تھا اوس نے قادیان میں پڑھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ حضرت حکیم الامت کے حلقہ درس میں شامل ہو گیا اور کتب وغیرہ بعض چیزوں کا اوسنے احتیاج ظاہر کیا اوس کیلئے مہیا کیا گیا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بات سنکر بہت خوشی ہوئی کہ یہ شخص یہاں سے اپنی تعلیم کا نصاب پورا کر کے عربی بولنے والے ممالک میں جا کر تبلیغ کریگا مگر قادیان چونکہ ایک معمولی قصبہ ہے جسکی آبادی غالباً تین ہزار آدمی کی ہوگی اسمیں سیاحت منش آدمی کی نسبت اگتا جانے تو کچھ تعجب نہیں۔ شامی نے چند ماہ کے بعد ظاہر کیا کہ حج کا موسم قریب ہے میں حج کو جانا چاہتا ہوں حضرت اقدس کو ایک رقعہ لکھا اور کچھ روپے طلب کئے۔ اس کا نام محمد قدسی مشہور تھا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے محمد قدسی کو مندرجہ ذیل جواب بنصیحۃ للناصح کو ہم بعینہ بیان درج کرتے ہیں میں نے یہ خط محمد قدسی سے لیکر نقل کر لیا تھا

محمد فضل

السلام علیکم۔ بلغ الی مکتوبک فالاسف کل الاسف انک ما فہمت ما قصدنا لک انک تطلب تنشر الاسلام ولنا اردنا ان ترزق من لب الاسلام و روحہ لو کنت تخاف اللہ لفکرت فی امرنا و فیما بعثنی اللہ بہ واعلم ان عملا من الاعمال لا یفید لاحد من دون ان یعرفنی و یعرف دعوای ودلائلی فالخیر کل الخیر لک ان تتوب من خیال ذھابک بعد العید و تلبث عندنا برھۃ من الزمان و تتعلم علما اتانا اللہ ولا اعلم ای فائدۃ لک فی الحج قبل تصحیح الایمان والی ارسل الیک اربعۃ روبیۃ فانفق فیما حدث لک من الضرورۃ فان شئت فالبث واملث فان شئت فاذھب بھذا الزاد منا ولیس لک فی ذھابک خیر بل خسران مبین ولکن کیف المھلک وانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور والسلام علی من اتبع الھدی۔

الراقم المتوکل علی اللہ احد احمد عفی اللہ عنہ

ترجمہ۔ السلام علیکم۔ مجھے تمہارا خط پہونچا۔ بڑا افسوس ہے جس بات کا ہم نے تمہارے لئے ارادہ کیا تھا تو اس کو نہیں سمجھتا تو اسلام کا چھلکا طلب کرتا ہے اور ہم نے ارادہ کیا تھا کہ تجھے اسلام کے مغز و روح سے بہرہ ور کیا جائے اگر تجھے خوف خدا ہوتا تو ہمارے کام اور جس امر کیلئے ہمیں خداوند تعالے نے بھیجا ہے۔ اوسمیں فکر کرتا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اعمال کسی کو کوئی عمل فائدہ نہیں دیسکتا سوا اس کے کہ مجھے اور میرے دعوے اور میرے دلایل کو پہنچانے اور سمجھے۔ تیرے لئے ساری بھلائی اسمیں ہے کہ عید کے بعد جانے کے خیال کو چھوڑ دو اور ہمارے پاس کچھ زمانہ رہکر اوس علم کو سیکھو جو علم ہم کو خداوند تعالے نے دیا ہے میں نہیں جانتا کہ صحت ایمان سے پہلے تجھے حج کو جانے میں کیا فائدہ حاصل ہوگا میں تجھے چار روپیہ بھیجتا ہوں جو ضرورت پیش ہے اسمیں خرچ کرو اگر چاہو تو یہاں ہی رہو اور اگر جانا چاہو تو اسی خرچ کے ساتھ ہماری طرف رخصت ہو تیرا یہاں سے جانا اچھا نہیں بلکہ سراسر نقصان و زیان ہے لیکن میں تجھے کسطرح سمجھاؤں کہ آنکھیں نابینا نہیں ہیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ نابینا ہیں خدا سلامتی رکھے ہر ایک ایسے شخص کو جو اسلام کا سچا تابعدار ہے۔

(الراقم المتوکل علی اللہ الاحد احمد عفی اللہ عنہ)

محمد مصطفے صلعم کا آخری خطبہ بموقعہ حج

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایھا الناس اسمعوا قولی فانی لا ادری لعلی لا القاکم بعد عامی ھذا بھذا الموقف ابدا۔ ایھا الناس ان دماءکم واموالکم علیکم حرام الی ان تلقوا ربکم کحرمۃ یومکم ھذا وحرمۃ شھرکم وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم وقد بلغت فمن عندہ امانۃ فلیؤدھا الی من ائتمنہ علیھا۔

فاعقلوا ایھا الناس واسمعوا قولی فانی قد بلغت قولی وترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا ابدا کتاب اللہ وسنۃ نبیہ۔ ایھا الناس اسمعوا قولی واعلموا ان کل مسلم للمسلم اخ وان المسلمین اخوۃ فلا یحل لامرء من مال اخیہ الا ما اعطاہ ایاہ عن طیب نفسہ الا بلغت قالوا اللھم نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللھم اشھد۔

ترجمہ۔ اے لوگو میری بات کو سنو شاید اس سال کے بعد تمکو اس مقام میں آئندہ ہرگز نہ ملون گا۔ ای لوگو تمہارے خون و مال تمپر اس دن اور اس مہینہ کیطرح حرام ہیں جب تک کہ تم اپنے پروردگار سے ملوگے تو وہ تم سے تمہارے اعمال پوچھیگا میں نے اپنی رسالت پہونچا دی جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ صاحب امانت کو ادا کرے۔ اے لوگو سمجھو اور میری بات کو سنو میں نے اپنی بات تمکو پہونچا دی اور میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر چلا ہوں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ خدا کی کتاب قرآن کریم اور اس کے نبی کا اس پر عمل ہے اے لوگو میری بات سنو اور اس پر عمل کرو ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے مسلمان آپس میں بھائی ہیں کسی مسلمان پر کسی بھائی کا مال حلال نہیں ہے مگر اسقدر جو وہ اسکو خود اپنی رضامندی سے دے میں نے اپنی رسالت پہونچا دی ساری مخلوق جو موقف میں حاضر ہو کہنے لگی بیشک آپ نے اپنی رسالت پہونچا دی۔ پس پیغمبر خدا صلعم نے پکار کر کہا اے اللہ گواہ رہ

ملفوظات میں سے کچھ

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء

مسئلہ ظہر کے وقت ایک صاحب کی خاطر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے ایک مسئلہ حضرت اقدسؑ سے دریافت کیا کہ یہ ایک شخص ہیں جن کے پاس بیس بائیس ہزار کے قریب روپیہ موجود ہے۔ ایک سکھ ہے وہ ان کا روپیہ تجارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے اور ان کے اطمینان کی اس نے تجویز کی ہے کہ یہ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں رکھیں لیکن جس طرح وہ ہدایت کرے۔ اسی طرح ہر ایک شے خرید کر جہاں لیے۔ وہاں روانہ کریں۔ اور جو روپیہ آوے وہ امانت رہے۔ سال کے بعد وہ سکھ دو ہزار چھ سو روپیہ ان کو منافع کا دیدیا کرے گا۔ یہ اس غرض سے یہاں فتویٰ دریافت کرنے آئے ہیں کہ یہ روپیہ جو انکو سال کے بعد ملیگا۔ اگر سود نہ ہو تو شراکت کر لی جاوے

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ چونکہ انہوں نے خود بھی کام کرنا ہے اور انکی محنت کو دخل ہے اور وقت بھی صرف کریں گے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی حیثیت کے لحاظ سے اسکے وقت اور محنت کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ دس ہزار اور دس دس لاکھ روپیہ لوگ اپنی محنت اور وقت کا معاوضہ لیتے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک تو یہ روپیہ جو انکو وہ دیتا ہے سود نہیں ہے۔ اور میں اسکے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے جو مفت بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

جو صاحب اس مسئلہ کو دریافت کرنے آئے تھے وہ نکی دینداری اور تقویٰ میں قابل رشک ہے۔ کہ اسوقت جبکہ مسلمانوں نے حلال و حرام کی تمیز کو خیر باد کہہ کر صرف زر اندوزی کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے۔ یہ صاحب استفسار کے لئے اسقدر سفر دراز طے کر کے آئے صرف اس غرض سے کہ کہیں اس لین دین میں سود نہ ہو جاوے۔ اللہ تعالےٰ اس زمانہ کے کل اہل اسلام کو اسی قسم کی توفیق دیوے۔ کہ وہ اپنے معاملات میں دین کو مقدم رکھیں۔ آمین۔ ایڈیٹر۔

ظہر کی نماز سے پیشتر حضور علیہ السلام نے کچھ روپیہ جن کی تعداد غالباً ۸ یا دس ہوگی ایک مخلص مہاجر کو یہ کہکر دئے کہ چونکہ موسم سرما ہے۔ آپکو کپڑوں کی ضرورت ہوگی۔ اس مہاجر کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا۔ خود حضور علیہ السلام نے اونکی ضرورت کو محسوس کر کے یہ رقم عطا کی جس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آپکو مخلص خدام کی ضرورت کا کسقدر خیال ہے۔

گناہوں سے معصوم انبیاء ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ توبہ و استغفار کے ذریعہ سے اون سے مشابہت پیدا کر لیتے ہیں۔

۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء

الٰہی رحمت سے مغفرت ایک صاحب کے رشتہ دار کسی وجہ سے قید ہو گئے تھے اون کے ذکر پر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے عرض کی۔ کہ میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ اوسے خود استغفار کی تاکید کی جاوے اسپر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بعض لوگ جو استغفار کے لائق ہیں وہ تو استغفار کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو محض خدا کی رحمت سے بھی رہائی مل جایا کرتی ہے۔ جن طبیعتوں میں کجی ہے۔ اون کے لئے اسکی رحمت وسیع ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے کبھی فارسی زبان میں بھی کلام کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ایک دفعہ یہ فقرہ الہام ہوا تھا۔

ع این مشت خاک را اگر نہ بخشم چہ کنم

روس و جاپان کی جنگ پر لطیفہ اس جنگ کے ذکر پر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے بیان کیا کہ اس قدر خونخوار جنگ ہے۔ کہ ہزاروں آدمی ہلاک ہو رہے ہیں حالانکہ دونوں سلطنتوں کا مذہب ایسا ہے جس کی رو کر اس جنگ کی مطلق نوبت ہی نہ آنی چاہیئے۔ جاپان کا بدھ مذہب ہے۔ اور اس کی رو سے ایک چیونٹی کا مارنا بھی گناہ ہے۔ روس عیسائی ہے اور ان کو چاہیئے۔ کہ مسیح کی تعلیم کے بموجب اگر جاپان ایک مقام پر قبضہ کرے۔ تو دوسرا مقام خود اس کے حوالہ کر دیں ✦ (البدر)

(۴) تمدن کی ترقی کا بہت بڑا ذریعہ، اور ترقی تمدن کی بہت بڑی علامت، مذہبی نفرت اور مذہبی جبر کا دور کرنا ہے، دنیا جب سے آباد ہے ہمیشہ ہر ملک میں، ہر قوم میں، ہر سلطنت میں یہ طریقہ رہا کہ غیر مذہب والوں پر جبر کیا جاتا تھا، ان کو مذہبی آزادی نہیں دیجاتی تھی۔ ان سے نفرت اور حقارت کی تلقین کیجاتی تھی اور مختلف طریقوں سے لوگوں کو تبدیل مذہب پر مجبور کیا جاتا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسلام سے پہلے تمام دنیا کا یہ مذاق تھا اور یہ گویا انسان کی فطرت ہوگئی تھی کہ جب دو شخصوں میں کسی رائے اور خیال کے متعلق اختلاف ہوتا تھا، تو اس کا اثر معاشرت کے تمام امور پر پڑتا تھا یعنے دونوں میں جنبیت پیدا ہو کر منافرت اور عداوت کی حد تک نوبت پہونچتی تھی۔

سب سے پہلے اسلام نے اختلاف مذہب اور دیگر تعلقات کے حدود جداگانہ قائم کئے یعنی یہ بتایا کہ اگر کسی شخص سے مذہب میں اختلاف ہو تو اس کا اثر عام معاشرت پر نہیں پڑنا چاہیئے، والدین کے جہاں حقوق بیان کئے وہاں فرمایا کہ

وان جاهداك على ان تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا — اگر وہ دونوں اس بات پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کر جسکا تجکو علم نہیں ہے (یعنی اگر والدین شرک پر مجبور کریں) تو تو انکا کہنا مان لیکن دنیا میں اُن سے اچھا برتاؤ کر

پھر عام طور پر فرمایا۔

لا ینهکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم وتقسطوا الیهم ان الله یحب المقسطین — جن لوگون نے تم سے مذہبی جنگ نہین کی اور تم کو تمہارے گھرون سے نہین نکالا، انکی نسبت خدا تم کو منع نہین کرتا کہ تم ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرو، بے شبہ خدا انصاف کو پسند کرتا ہے۔

اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اس مسئلہ کا اصلی فلسفہ بتا دیا کہ خدا نے انسانون کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ انکی صورت۔ سیرت۔ خیال۔ مذاق اور رائے مین اختلاف ہو۔ اس لئے اس بات کی خواہش کرنا کہ تمام لوگ خواہ مخواہ متحد الخیال ہو جائین گویا فطرت انسانی کو مٹانا ہے اس نکتہ کو قرآن نے ان لفظون مین ادا کیا۔

ولوشاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربك ولذالك خلقهم (هود) — اور اگر خدا چاہتا تو تمام آدمیون کو ایک ہی امت بناتا لیکن لوگ ہمیشہ مختلف رہین گے بجز اُن کے جنپر کہ خدا کا رحم ہو اور خدا نے اسی لئے ان لوگون کو بنایا ہے۔

ولوشاء ربك لآمن من فی الارض جمیعا — اور اگر خدا چاہتا تو دنیا کے تمام آدمی مسلمان ہو جاتے

ولوشاء الله لجعلکم امة واحدة (مائدہ) — اور اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی امت بناتا

ولوشاء الله ما اشرکوا (انعام) — اور اگر خدا چاہتا تو لوگ شرک نہ کرتے۔

ولوشاء الله لجمعهم علی الهدی (انعام) — اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر متفق کر دیتا۔

افلم ییأس الذین امنوا ان لویشاء الله لهدی الناس جمیعا (رعد) — کیا مسلمان مایوس نہین ہوئے کہ اگر خدا چاہتا تو تمام لوگون کو ہدایت کر دیتا۔

ولوشاء الله لجعلهم امة واحدة (حمعسق) — اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بناتا۔

ولوشاء لهداکم اجمعین (نحل) — اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لاتا۔

ولوشئنا لاتینا کل نفس هداها (سجدہ) — اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کر دیتے۔

بعض وقت جناب رسول اللہ کو باقتضائے بشریت کافرون کی سرکشی اور بے پروائی گران گذرتی تھی۔ اسپر قرآن مجید مین یہ آیت اتری۔

وان کان کبر علیك اعراضهم فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی السماء فتاتیهم بآیة ولوشاء الله لجمعهم علی الهدی فلا تکونن من الجاهلین — اور اگر اونکی کشی تجھ پر گران گذرتی ہے تو اگر ممکن ہو تو زمین کے اندر سرنگ تلاش کر یا آسمان مین سیڑھی بہم پہونچاؤ تاکہ ان کو کوئی معجزہ دکھاؤ (تو کر دکھا) اور اگر خدا چاہتا تو سب کو راہ راست پر متفق کر دیتا۔ تو دیکھ جاہل نہ بن۔

لیکن چونکہ اکثر انسانون کی فطرت ایسی ہی بنائی ہے کہ وہ ہدایت اور وعظ و پند سے حق بات کو قبول کر لیتے ہین، اس لئے اسلام نے وعظ اور پند کے ذریعے سے دعوت اسلام کی اجازت دی اور فرمایا

وادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن (نحل) — لوگون کو اپنے خدا کے راستہ کیطرف بلا، بذریعہ حکمت کے اور بذریعہ وعظ کے اور لوگون سے بحث کر معقول طریقہ

فذکر انما انت مذکر لست علیهم بمصیطر فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا (مزمل) — لوگون کو نصیحت کر، تو صرف نصیحت کرنے والا ہے نگہ دار و غہ۔ تو جس کے جی مین آئے وہ اپنے خدا کی راہ اختیار کرے۔

افانت تکره الناس حتی یکونوا مومنین — کیا تو لوگون کو زبردستی مسلمان کرنا چاہتا ہے۔

اعتقاد اور یقین ایسی چیز ہے جو دل سے متعلق ہے اس لئے کوئی شخص کسی کے دل مین کوئی یقین جبر اور زبردستی سے نہین پیدا کر سکتا، اس بنا پر مذہب مین جبر کرنا بالکل بیفائدہ چیز ہے، لیکن یہ نکتہ اسوقت تک دنیا کی سمجھ مین نہ آیا جب تک اسلام نے یہ نہین کہا کہ۔

لا اکراه فی الدین (آل عمران) — مذہب کوئی زبردستی کی چیز نہین۔

ڈرول سیمان جو فرانس کا بہت بڑا فاضل گذرا ہے لکہتا ہے کہ مذہبی آزادی کو کچھ بہت دن نہین گذرے کیونکہ دنیا کی تمام تاریخین درحقیقت مذہبی تعصب اور کینہ وری کا مجموعہ مین اس کے بعد فاضل مذکور نے قرون اولی سے عہد وسطی تک مذہبی تعصب کے واقعات تفصیل کے ساتھ گنائے ہین، اخیر مین لکہا ہے کہ بالآخر فلسفیانہ روح نے ۲۸ اگست ۱۷۸۹ء کو مذہبی آزادی پر بحث کی لیکن یہ خیال وجود مین اس وقت آیا جب یہودیون کو ۱۷۹۱ء مین ظلم سے نجات دی گئی تاہم چونکہ فرنچ رزولیوشن کا طریق انتظام اچھا نہ تھا اس لئے وہ مذہبی آزادی کو مضبوط بنیاد پر قائم نہ کر سکا۔"

یہ فاضل (ژول سیمان) جس چیز کی ابتدا ۱۷۸۹ء بیان کرتا ہے، اسلام مین بارہ سو برس پہلے قایم ہو چکی تھی، لیکن چونکہ فاضل مذکور اسلام کی حقیقت اور تاریخ سے واقف نہ تھا اس نے دوسرے قومون کی بنا پر تمام عالم کی نسبت عام رائے قائم کی اور اسکو ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔

(۵) ترقی تمدن کے بڑے اسباب مین سے ایک یہ ہے کہ عورتون اور مردون کے حقوق برابر قایم کئے جائین اسلام سے پہلے تمام دنیا کا عمل اس اصول کے خلاف تھا۔ اسلام پہلا مذہب ہے جس نے اسکی تلقین کی چنانچہ یہ بحث نہایت تفصیل کے ساتھ کتاب الکلام مین مذکور ہے۔

(۶) کسی قوم کی ترقی کا ایک بڑا اصول یہ ہے کہ اس کے ہر فرد کو من حیث القوم سلف آنر یعنی اپنے آپ عزت کا خیال دلایا جائے، اسلام نے ابتدا ہی سے اس نکتہ کو ملحوظ رکہا چنانچہ مسلمانون کو مخاطب کر کے کہا۔

کنتم خیر امة — تم تمام قومون سے بڑھکر ہو۔

لله العزة ولرسوله وللمومنین — عزت خدا کے لئے ہے اور اُس کے رسول کیلئے اور مسلمانون کے لئے۔

قرون اولی مین یعنی جب تک اسلام اسلام رہا یہ خیال مسلمانون مین اسقدر جاگزین تھا کہ قوم کا ہر ہر فرد من حیث القوم اپنے آپ کو افضل ترین عالم سمجھتا تھا، یہی سلف آنر کا خیال تھا جو ان مسلمانون کے ہر قسم کی حوصلہ مندیون اولوالعزمیون بلند خیالیون کا باعث تھا، تاریخون مین تم نے پڑھا ہوگا کہ ایک معمولی درجہ کا مسلمان بھی قیصر و کسری کے دربار مین کس دلیری اور آزادی کے ساتھ سوال و جواب کرتا تھا۔

(۷) ترقی کا مقدم ترین اصول علم ہے اسلام نے علم کو گویا لازمہ اسلام قرار دیا، قرآن مجید اور احادیث صحیحہ مین علم کی تحصیل کے متعلق کثرت سے جو ہدایتین ہین ان سے قطع نظر، واقعات پر نظر ڈالو تاریخ ہر ہر قدم پر اس بات کی شہادت دینے کیلئے موجود ہے کہ اسلام دنیا مین جہان جہان گیا علم کو ساتھ لیکر گیا، وہ قومین جو ازل سے جاہل اور امی رہتی آئی تھین، جبدن اسلام لائین علم و فن سے معمور ہو گئین، عرب ابتدا مین علم سے جاہل تھا یہان تک کہ اسلام کے اوائل تک بڑے بڑے شعرا لکہنے پڑہنے کو عار سمجھتے تھے، روبہ جو مشہور شاعر تھا لکہا پڑہا تھا، لیکن ایک موقع پر جب اس کو کچھ لکہنا پڑا تو اس نے حاضرین سے نہایت لجاجت کے ساتھ درخواست کی کہ یہ راز کہین ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ میری بڑی بدنامی ہوگی، لیکن یہی عرب اسلام کے وجود کے ساتھ علوم و فنون کا مرکز بن گیا۔ اور امام شافعی، امام مالک، زہری جیسے مجتہدین وہان پیدا ہونے لگے، ترکون کی قوم ہزارون برس پہلے سے موجود تھی لیکن انکا کمال یہ تھا کہ

چنان بردند صبر از دل کہ ترکان خوان یغمارا

یہی ترک تھے جنہین اسلام لانے کے ساتھ حکیم ابونصر فارابی اور امیر خسرو اور سینکڑون علما و شعرا پیدا ہو گئے۔ جن جن قومون نے دنیا مین اسلام قبول کیا ان سب کا شمار کرو اور دیکھو۔ کہ اسلام کے قبل ان کی علمی حالت کیا تھی، اور کیا ہو گئی۔ صاف نظر آئیگا کہ علم اسلام کے عنصر مین داخل تھا۔

(۸) ترقی کا ایک بڑا اصول یہ ہے کہ نظام حکومت جمہوریت کی بنا پر قائم کیا جائے اس اصول پر اسلام نے اسقدر زور دیا کہ خود آنحضرت کو اسکی پابندی کا حکم ہوا۔

وشاورهم فی الامر — اور لوگون سے مشورہ کر۔

حالانکہ وحی و الہام کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی سے مشورہ اور صلاح لینے کی کیا حاجت تھی۔ مزید تاکید کیلئے مسلمانون کی امتیازی خصوصیت یہ قرار دی کہ

وامرهم شوری بینهم — ان کا کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔

(۹) ترقی کا بڑا اصول یہ ہے کہ تقسیم عمل کے اصول پر کام کیا جائے یعنی ہر فرقہ ایک خاص کام مین مشغول ہو، تاکہ اس کام کو بوجہ خصوصیت کے نہایت اعلیٰ درجہ تک ترقی دے سکے یورپ مین یہ اصول یہان تک ترقی کر گیا ہے۔ کہ طبیبون اور حکیمون مین سے خاص خاص امراض کے الگ الگ طبیب ہین، اور وہ ان امراض کے سوا اور بیماریون کے علاج سے واسطہ نہین رکھتے، خود قدرت نے اسی اصول پر عمل کیا ہے، ہاتھ، پاؤن، سر، دل، دماغ کے کام الگ الگ تقسیم کر دیئے ہین، اسلام نے ان اصول کی طرف ان الفاظ مین اشارہ کیا۔

۱؎ قرآن مجید مین بہت سی آیتین اس قسم کی موجود ہین جنمین یہ حکم ہے کہ غیر مذہب والون سے دوستی اور محبت نہ رکھو انہین اپنے لوگون کو جو تمہارے ظاہر مین علماء ہر موقع پر پیش کرتے ہین لیکن وہ آیتین ان کافرون سے مخصوص ہین جو مسلمانون سے مذہبی لڑائی لڑتے ہین چنانچہ خود خدا نے اس آیت کے بعد تصریح کر دی اور فرمایا کہ انما ینهکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم یعنی خدا تو ان لوگون سے دوستی رکھنے کو منع کرتا ہے جو تم سے مذہب کے بارہ مین لڑے اور تمکو تمہارے گھرون سے نکال دیا اور تمہارے نکال دینے پر اعانت کی۔

مکتوبات حضرت امام الزمان

ایک صاحب المعروف سید عبداللہ بغدادی جو قبل ازین قادیان مین کچھ عرصہ رہکر اب اپنے وطن کو واپس گئے ہین ابتدا مین وہ اہل التشیعہ کے مشرب پر تھے دارالامان قادیان مین کسی شخص کے ساتھ یزید کے بارے مین اون کا تکرار ہوا جس کے باعث جانبین مین طیش آگیا عبداللہ بغدادی نے اس امر کی شکایت حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے پاس لکھکر بھیجی ۔ راقم حروف نے عبداللہ بغدادی کا خط اور اوسپر جو جواب حضرت اقدس نے اسکو لکھا استفادہ کیلئے نقل کرلئے تھے جو بیان بمعہ ترجمہ درج کئے جاتے ہین ۔

خط عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

مسئلۃ ۔ ان کان احد من المسلمین یلعن یزید افھل یجوز ان یلعن مرۃ لسبب انہ لعن یزید الشمر مثل من عنا بکم ان تبین لنا ما قدر یزید وما شانہ وھل یجوز علیہ اللعنۃ ام لا وھل ھو ظالم ام لا افتونا من علومکم الجزیۃ افادنا اللہ منھا والسلام ۔

(اقل العباد خادمکم عبداللہ)

ترجمہ ۔ ایک مسئلہ درپیش ہے کہ اگر کوئی شخص حضور کے مخلصین مین سے ہو اور وہ یزید کو لعنت کرتا ہو تو کیا جائز ہے کہ اوس شخص پر کوئی شخص اس سبب سے ہزار بار لعنت کرے کہ وہ یزید کو ملعون کہتا ہے پہر مین حضور سے دریافت کرتا ہون ظاہر فرماوین کہ یزید کا کیا قدر اور اسکی کیا شان تہی کیا یزید پر لعنت بہیجنی جائز ہے یا نہین کیا یزید ظالم تہا یا نہین اپنے علوم جزیہ سے ہمین فتوے رحمت کرین تا کہ ہم بہرہ مندی حاصل کرین ۔

کمترین خادم عبداللہ ۔

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علموا ان الاقوال التی نسبت الی یزید لا اعلم بالیقین انھا کیف وقعت والاخبار مختلفۃ والروایات کثیرۃ ومن التقوی ان لا یلتفت الانسان الی لعن الاخرین ویخشی عن فسق نفسہ ویجاھد لتزکیتھا فان فسق یزید لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم لکل عضو من اعضاء الانسان سارۃ خیر یدعو اللہ الیھا فلا تنس ان تکون من حسن السیر والسلام (غلام احمد عفی اللہ عنہ)

ترجمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واضح ہو جن افعال کی نسبت یزید کیطرف منسوب کیجاتی ہے مجھے یقینا معلوم نہین کہ وہ کسطرح ہوا تھے ہوئے اس امر مین خبرین مختلف اور روایتین بہت ہین ۔ تقوے کی یہ شرط ہے کہ انسان دوسرون کی لعنت کی طرف التفات نہ کرے (بلکہ) اپنے ہی نفس کے فسق سے ڈرتا رہے اور اسکی تزکیہ وتصفیہ مین کوشش کرے ۔ کیونکہ یزید کا گناہ تمکو کچہ ضرر نہین دیتا ۔ اگر اسکی شرارت تہی تو اوس کا وبال یزید پر ہی پڑے گا ۔ لقولہ تعالےٰ ۔

یا ایھا الذین امنوا لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم ۔ یعنے اے ایمان والو اگر تم خود ہدایت یافتہ ہو گئے تو گمراہ آدمی تمکو ضرر نہین پہونچا سکتا ۔ انسان کے ہر اندام مین خدا تعالےٰ نے نیک سیرت کی خاصیت رکہی ہے جس کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ انسان کو دعوت کرتا ہے ۔ پس انسان کی زبان کی نیک سیرتون مین سے ایک یہ ہے کہ اوس کو بدگوئی سے روکے ۔ والسلام

(غلام احمد عفی اللہ عنہ)

استفسار اور ان کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلکم اللہ تعالیٰ علے رؤس المسترشدین والمستفیضین اے امام الدین امین ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ واداب خادمانہ ماوجب ۔ حضور کے عنایات کا از بس مشکور ہون خداوند کریم حضور کو نیک جزا عطا فرماوے ۔

چونکہ نیاز مند خوگردہ الطاف ہے لہذا بار بار جرأت کرتا ہے امید کہ ابتغاء مرضات اللہ معاف فرماکر مرحالتمین اپنی فیاضی اور دریا دلی کو ملحوظ فرمایا کرین کہ کمترینان کو بہی اس قحط الرجال مین اور کوئی مربی نظر نہین آتا ۔

عا احمدی امام اور غیر احمدی مقتدی ہو تو جماعت کے ثواب کے بارہ مین اگر حضور کوئی رائے نہین دے سکتے ۔ تو براہ عنایت حضرت امام الزمان علیہ السلام سے فتوے لیا جاوے ۔ اور ممتاز فرمایا جاوے ۔

ع۲ کتنے سال کا ہو جو اس کو شرعًا مکلف قرار دیا جائے

ع۳ مسلمان غیر احمدی کو مسلمان بولا جاوے یا اون کو کیا سمجہا جاوے ۔

ع۴ محتلم صبح کی نماز کیلئے بوجہ ضعف اور بزدلی اور خوف سردی کے غسل کرلینے سے عاری ہے تو نماز کو کیونکر ادا کرے ۔ ابعد طلوع آفتاب غسل کرکے ادا کرے یا پہلے کسیطرح تیمم کرے ۔ وضو کرنے سے عاری نہین ہے صرف اسوقت غسل کرنے سے وہم مین پڑتا ہے ۔

ع۵ جنبی بحالت جنب قرآن شریف یا اور درود وظائف و استغفار پڑھ سکتا ہے یا نہ ۔

ع۶ اثنا نماز مین اگر ٹوپی یا پگڑی سجدہ مین گر پڑے یا تہ بند کا بند ڈہیلا ہو جاوے یا تہ بند کہل جاوے تو کیا کرے ۔

ع۷ امام احمدی ہے مگر وہ وتر کی نماز حنفی علماء کی رائے پر پڑہتا ہے یعنے تین رکعت کیجا بیک سلام پڑہتا ہے اور دو رکعت کے بعد قعدہ مین ورسولہ تک پڑہکر تیسری رکعت مین بعد قرأت دعا قنوت پڑہتا ہے پس اس کے پیچھے نماز وتر کی پڑہ لیا وے یا نہ ۔ اگر نہ پڑہ نہی جاوے تو پہتہ حکم نماز وتر کے پڑہنے کا کسطرح ہے مفصل ارشاد ہو ۔ اور دعا قنوت کیا اسمین ہے ۔

ع۸ مسجد کا کہنہ ردی اسباب متولی مسجد اپنی رائے سے کسیکو دیسکتا ہے یا تبدیل تغیر کرسکتا ہے ۔

ع۹ مال مسجد یعنے ایک مسجد کے بہت فرش اور ڈول وغیرہ بکثرت جمع ہین دوسری مسجد محتاج ہو تو کیا متولی مسجد پہلی مسجد سے اوس مسجد کی امداد کرسکتا ہے یا نہ ۔

ع۱۰ ایک مسجد کی تعمیر کیلئے روپیہ جمع ہوا اب بعد اختتام تعمیر اگر روپیہ کچہ بچ جاوے تو اوسکو کسی محتاج مسکین پر خرچ کرلینا جائز ہے یا نہ ۔

ع۱۱ مقتدی خلف الامام کسقدر بلند آواز سے پڑہ سکتا ہے بعض ایسا پڑہتے ہین جو امام بہی سنتا رہتا ہے بعض اس کے خلاف ہین لہذا تصدیعہ ہے کہ تسبیح و قرأت و تکبیر مقتدی کی ہو کسطرح ہو ۔ باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ

ع۱۲ تصویر سراسر نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم لوگ کس غرض سے خرید کرین ۔ یعنے کیا نیت ہو ۔ آیا بطور زیارت وتبرک کے اوس کو اپنی روزمرہ یا بوقت جوش ارادت کے زیارت کریا کرین یا کسطرح چونکہ مرکز اسلام آج قادیان شریف ہے لہذا یہ حضور کو ہی تکلیف دیجاتی ہے امید ہے کہ معاف فرمایا کرینگے

نماز جمعہ مین فرض سے پہلے چار رکعت سنت ہے یا کم و بیش بعد فرض کتنی رکعتین ہین مفصل ارشاد ہو

کمترین خادم الحمد امام الحبش ولد شیخ محمد بخش قانون گوئے ۔ بہیرہ محلہ قانون گویان ۔

جواب

آپنے جسقدر سوال پوچہے ہین ۔ انکی نسبت گذارش ہے ۔ ہمارے امام کا یہ مذہب ہے کہ صریح قرآن اور حدیث مین جو مسائل موجود ہون اونپر قرآن اور حدیث کے مطابق عمل کیا جاوے ۔ اور جو مسائل قرآن اور حدیث مین موجود نہین ۔ اون مسائل میں علی العموم لوگ حنفی مذہب پر عمل کرلین ۔ یہ ایک اصل ہے جسپر آپ اپنے سوالون کو آسانی سے حل کرسکتے ہین ۔ جب ہمارے امام نے ایک قاعدہ بنا دیا کہ ہم قرآن کریم پر عمل کرین اور پہر احادیث صحیحہ پر ۔ اور اگر وہ کسی مسئلہ کو نہ پاوین تو حنفی مذہب کو دستور العمل کرلین تو ہمین دقت ہی کیا رہ گئی ۔

دوسری ایک اصل ہی قابل یادگار ہے ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور قرآن کریم مین اسکی اصل موجود ہے ۔ مثلاً لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اور نبی کریم نے فرمایا ہے تم مین سے برے مین وہ لوگ جو کثرت سوال سے حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرا بیٹھتے ہین ۔

۱ ۔ جمعہ سے پہلے جسقدر اللہ تعالےٰ توفیق دیوے سنتین پڑہو ۔ کوئی حد بندی نہین ۔ دو ہون چار ہون چہ ہون یا اس سے بہی زیادہ ۔

۲ ۔ حضرت صاحب کی تصویر آپکے لئے بالکل بے فایدہ ہے ۔ کسیطرح مفید نہین ۔ یہ تصویر صرف اس لئے بنوائی گئی تہی کہ یورپ اور امریکہ والے لوگون کے سامنے پیش کیگئی کہ آیا یہ شخص کیا خط و خال سے ہمین پاگل نظر آتا ہے ۔ پس جو لوگ اصل کو دیکہ سکتے ہین اونہین نقل کی ضرورت ہی کیا ہے اس بارہ مین البدر نے ایک مضمون حضرت کی زبانی لکہا ہے ۔

۳ ۔ مقتدی الحمد شریف اتنا پڑہے کہ امام ہرگز نہ سنے اگر امام کو سنائیگا تو اس کو تنازع کہتے ہین اور حدیث مین تنازع منع ہے اسیطرح تسبیح و غیرہ بہی آہستہ پڑہے ہان دوسرون کو آگاہ کرنے کیلئے تکبیر اونچا کرنا شرعًا جائز ہے ۔ مسجد کا بچا ہوا روپیہ مساکین کو دیسکتا ہے

۴ ۔ ایک مسجد کا مال اگر بالکل اوس مسجد کی حاجتون سے زاید پڑا ہوا ہو تو دوسری مسجد کو دیسکتا ہے

۵ ۔ مسجد کا کہنہ اور ردی اسباب نیک متولی اپنی رائے سے اسمین تبدیلی کرسکتا ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح

۶ ۔ یہ سوال کہ ایک احمدی امام وتر اور طرح پڑہتا اور حنفی اور طرح پڑہتے ہین یہ عجب انگیز ہے کیونکہ وتر تین رکعت بیک سلام جیسے حنفی پڑہتے ہین شرع اسلام مین ثابت ہین اور وتر تین رکعت دو سلام سے بہی ثابت ہین پس اگر احمدی تین رکعت وتر بیک سلام حنفیون کیطرح پڑہا تو اس نے خلاف سنت نہین کیا ۔ اور ہم نے خود اسطرح بہت دفعہ پڑہے ہین ۔

۷ ۔ اثنا نماز مین تہ بند اور پاجامہ ڈہیلا ہو جاوے تو اوس کو ٹہیک سنوارے ۔

۸ ۔ جنبی بحالت جنب درود و استغفار بلکہ قرآن بہی پڑہ سکتا ہے ۔

۹ ۔ صبح کی نماز بوجہ خوف اور خوف سردی تیمم سے جایز ہے جبکو مرض کا ڈر ہو ۔ اور مسلمان بزدل نہین ہوا کرتا ۔

۱۰ ۔ مسلمان کے معنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصل فرمادیئے ہین مشکوٰۃ کے ابتدا مین لکہا ہوا ہے مسلمان وہ ہے جو ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ۔ اور پانچ وقت کی نماز پڑہے اور رمضان کے روزے رکہے زکوٰۃ دیوے حج کرے ۔ اور ایک حدیث مین لکہا ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ جب مسلمان کی یہ تعریف ہے تو ایک احمدی اگر یہ کام نہین کرتا تو وہ مسلمان نہین ۔

۱۱ ۔ بلوغ کی حد عام طور پر ۱۵ برس ہے اور کمال استعداد کو پہنچنے کیلئے پچیس برس ۔ ایک سوال کی نسبت آپنے مجھے علم دیا ہے کہ مین امام سے پوچہون میری عادت نہین کہ مین اپنے سوال کیا کرون مجھے تو اونکا دیکہنا

۴ اور ان کے روبرو بیٹھنا اور ان کے اقوال سننا ایسے مقدم ہین کہ مجھے خود سوالون کی ضرورت نہین ۔ لیکن آپ براہ راست اگر دریافت فرمائین تو آپکو بہی نیا علم حاصل ہو جاویگا مین امید کرتا ہون کہ آپکے سوالون کے

عجیب و غریب مذہبی کتابیں

دفتر الحکم سے ہی مل سکتی ہیں

ازالہ اوہام۔ ہر دو حصہ بے نظیر کتاب حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے مسئلہ وفات مسیح کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے) قیمت عہ

آریہ دھرم آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کے ساتھ مسئلہ نیوگ کے خطرناک نتائج کو کھول کر دکھایا ہے اور آریہ کے ان اعتراضوں کا جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ر

نماز پر تقریر۔ اور مسئلہ وحدت وجود پر خط حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقاد کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ تیسری دفعہ چھپا ہے۔ قیمت ۲ر

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں۔ حصہ اول اعلیٰ حضرت کی بیس سالہ پرانے مضامین۔ الہام۔ مسئلہ تناسخ وید اور قرآن کے مقابلہ پر۔ قیمت ۲ر

مسیحی الدین عیسائیکے چار سوالوں کا جواب۔ عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت حجۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے۔ قیمت ۲ر

نوشتہ آسمانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۱۲ر

نور القرآن۔ حصہ دوم۔ عیسائیوں کا عجیب قیمت ۳ر

فاضل امروہی کی تصنیفات

صرف حسب ذیل کتب کیلئے اسقدر کہہ دینا کافی ہے کہ وہ امام فن مناظرہ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں

تحذیر المومنین۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو فتویٰ کفر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تجویز کیا تھا۔ اور چند عقائد پیش کئے تھے اسکا کافی اور وافی جواب ایک لاجواب کتاب ہے ہر ایک احمدی کے پاس رہنی چاہئے قیمت ۸ر

شمس بازغہ۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی کتاب شمس الہدایہ کا لاجواب جواب قیمت ۰۰ عہ

تفسیر سورۃ تبت۔ سورۃ تبت پر ایک پادری کے اعتراضوں کا جواب اور سورۃ مذکور کی عجیب تفسیر قیمت ۳ر

سوال السبیل نمبر ۲۔ ایک ہندوستانی مولوی کی خط و کتابت قیمت ۱ر

فک الشک امرتسری مولوی کی اعتراضوں کا جواب قیمت ۳ر

رد نسخ و شیعہ۔ حکیم الامت کی اچھوتی تحریر قیمت ۲ر

ایڈیٹر الحکم کی تالیفات

تفسیر القرآن پارہ اول۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے صدہا خطوط اظہار پسندیدگی کے بھیجے گئے ہیں یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اس کو قبولیت ہوئی ہے۔ قیمت عہ

تفسیر القرآن پارہ دوم اسی طرز و طریق پر چھپکر تیار ہے

تفسیر القرآن پارہ سوم۔ بطور رسالہ ماہوار۔ یہ تفسیر ناظرین تفسیر کے بعد اصرار پر بطور رسالہ ماہواری طبع ہونی شروع ہوئی تھی بعض مقدمات کی وجہ سے بعض خارجی اسباب ایسے پیش آئے کہ دو نمبر نکلنے کے بعد سلسلہ بند ہو گیا لیکن اب انشاء اللہ عنقریب یہ سلسلہ بدستور جاری ہونیوالا ہے گذشتہ دو نمبروں کی قیمت ۱۰ر رسالانہ قیمت ہے

سلک مروارید۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات اصلاح اور انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کو عام کرنیکی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا گیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۰۰۰ ۳ر

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء۔ دار الامان میں ۱۸۹۷ء میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا جس میں حضرت حجۃ اللہ نے تین زبردست تقریریں بیان فرمائیں اور حضرت حکیم الامت اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے قرآن کریم کے اور معارف پر اچھوتے لیکچر دیئے۔ یہ سب تقریریں اسکو جمع ہیں علاوہ بریں رپورٹ کے شروع میں ایڈیٹر نے ایک قابل قدر اثر و دلکش دیباچہ لکھا ہے قیمت عہ

الاندار۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۸ء میں قادیان میں ایک جلسہ طاعون کے متعلق کیا تھا جسکی قابل قدر نتائج پر گورنمنٹ پنجاب نے بھی شکر گذاری کا اظہار فرمایا تھا اس جلسہ کے حالات حضرت حجۃ اللہ اور حکیم الامت کی تحریروں کا مجموعہ۔ قیمت ۳ر

اصلاح النظر (حضرت حکیم الامت کی خاص ارشاد پر ایڈیٹر الحکم نے ایک آریہ کے اعتراضات متعلقہ تعدد ازدواج کا جواب لکھا جسکو حضرت حکیم الامت نے نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اصلاح بھی فرمائی ہے قیمت ۲ر

متفرق کتابیں

قصیدہ ضوابط الاسرار قیمت ۰۰۰ وفات مسیح پنجابی نظم قیمت ۲ر

فیض احمدی (درود شریف پر پنجابی نظم) قیمت ۰۰۰

شیخ عبد الحق نو مسلم کی قلم سے

برہان الحق عیسائی مذہب کی حقیقت کھولی گئی ہے قیمت ۳ر

دعوۃ الحق نمبر ۲ انجیل کی حقیقت قیمت ۰۰۰

میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی تصنیف

المنصح (نظم میں عبد مومن کی خواہشات) قیمت ۲ر

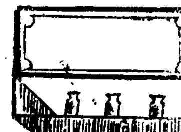
مسلمانوں کا خدا اور رسول حضور میں وعا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۰۰۰ ۱ر

نمونہ قرآن مجید۔ جو قاعدہ یسرنا القرآن کے موافق دو سیپارے چھاپے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

پورے سٹ کے خریدار سے صرف آٹھ روپیہ علاوہ محصولڈاک لئے جاوینگے

المشتہر

منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور



اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر

ملکی اور حکمی مصفیات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کے چار دواء شیشی کی ہے... گڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرتے تمام خون کی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سے ... طاقت بخشتی ہیں ... [illegible]

... [illegible] ...

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

... [illegible] ...

شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم مدیکل ہال مقابل چوک شہر بنارس۔ نوٹ ... [illegible]

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالکان کارخانہ کی اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔